DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (قسط:16)

نیکیاں چھپاؤ

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف مدنی مذاکروں کے مدنی پھولوں اور ایک بیان "نیکیاں چھپاؤ" کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اللہ ربُّ العالمین نے اِنسانوں اور جنّوں کو اپنی قدرتِ کامِلہ سے پیدا فرمایا کہ اس کی بندگی کریں، انہیں عقل و شعور کے زیور سے نوازا کہ اچھائی بُرائی میں تمیز کریں اور ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں کہ شکر گزار بنیں مگر شیطان لعین اِنسان کا کُھلا دُشمن ہونے کی وجہ سے اِسی جستجو میں رہتا ہے کہ یہ اپنے معبودِ حقیقی کی بندگی سے منہ موڑ کر اس کی نافرمانیوں میں مشغول رہے۔ وہ اپنے اس بُرے مقصد کی خاطر اوّلاً تو لوگوں کو نیکی کی طرف جانے نہیں دیتا اور اگر کوئی شیطان کی چالوں کو ناکام بناتے ہوئے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائے تو رِیاکاری، تکبر، حُبِّ جاہ اور خود نمائی وغیرہ میں مبتلا کر کے اس کے اَعمال برباد کر دیتا ہے اور بندہ اپنے زُعم میں نیک اَعمال کے سبب خوش فہمی میں مبتلا رہتا ہے مگر بروزِ قیامت کفِ افسوس ملتا رہ جائے گا کہ نیکیوں کا اَجر تو دُنیا ہی میں ضائع کر چکا۔

پیشِ نظر رسالے ''**نیکیاں چھپاؤ**'' میں اِخلاص کا ذہن اور اپنی نیکیاں چھپانے کی بھرپور ترغیب دِلائی گئی ہے جسے المدینۃ العلمیۃ کا شُعبہ ''فیضانِ مدنی مذاکرہ'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے نیز اِس رسالے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان ''نیکیاں چھپاؤ'' کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اسے نہایت توجہ سے پڑھیے اور شیطان کے مکر و فریب سے بچ کر اِخلاص کے ساتھ نیک اَعمال بجالاتے ہوئے اُخروی نجات کے لیے کوشش کیجیے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
22 شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ / 30 مئی 2016ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نیکیاں چھپاؤ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۱۰۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد ایک دن اپنے طَلَبہ کو پڑھا رہے تھے کہ ایک شیخ پُرانے عِمامے، پُرانی قمیص اور پُرانی چادر میں مَلبوس تشریف لائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابوبکر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھایا۔ پھر ان کا اور ان کے بچوں کا حال دَرْیافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آج رات میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد مانگا ہے حالانکہ میرے پاس ایک ذرّہ بھی نہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابوبکر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں: میں (ان کی یہ بات سُن کر) پریشانی کی حالت میں سو گیا۔ میں نے خواب میں نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی زِیارت کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غمگین کیوں ہو؟ خلیفہ کے وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے جا کر میرا سلام کہنا اور یہ نشانی بتانا کہ تم جُمُعَہ کی رات

www.dawateislami.net

مجھ پر ہزار مرتبہ دُرُود پڑھنے کے بعد سوتے ہو۔ اِس جُمُعَہ کی رات تم نے مجھ پر سات سو مرتبہ دُرُود پڑھا تھا کہ خلیفہ کا قاصِد آیا اور تمہیں بُلا کر لے گیا۔ پھر واپس آکر تم نے مجھ پر دُرُود پڑھا حتّٰی کہ تم نے ہزار مرتبہ دُرُود شریف مکمل کر لیا۔ اُسے کہنا کہ سو دینار نَومولود کے والد کو دے دو تاکہ یہ اپنی ضَرورت پوری کریں۔ (خواب سے بیدار ہونے کے بعد) حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد ان کو ساتھ لے کر وزیر کے پاس پہنچ گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وزیر سے کہا: اِن کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیری طرف بھیجا ہے۔ وزیر کھڑا ہوا اور آپ (یعنی ابو بکر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر) کو اپنی جگہ پر بٹھا کر سارا ماجَرا دریافت کیا۔ آپ نے وزیر کے سامنے پورا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر خوش ہوا اور اپنے غُلام کو مال کی تھیلی نکالنے کا حکم دیا۔ پھر اِس سے سو دِینار نکال کر نومولود کے والِد کو دے دیئے۔ اِس کے بعد سو دِینار اور نکالے تاکہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو بکر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کو دے مگر آپ نے لینے سے اِنکار کر دیا۔ وزیر نے کہا: حضرت! اِس سچی خبر کی بِشارت دینے پر آپ مجھ سے یہ نَذرانہ لے لیں، یہ مُعاملہ میرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ایک راز تھا اور آپ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصِد ہیں۔ پھر وزیر نے مزید سو دِینار نکالے اور آپ سے کہا: یہ اِس بِشارت یعنی خوشخبری کے سبب لے لیجیے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

www.dawateislami.net

میرے ہر جُمُعہ کی رات کے دُرُود کا علم ہے۔ پھر اس نے سو دِینار اور نکالے اور کہا: یہ آپ کی اُس تھکاوٹ کے بدلے میں ہیں جو آپ کو ہماری طرف آتے ہوئے برداشت کرنا پڑی۔ پھر وزیر صاحِب یکے بعد دِیگرے (نَو مولود کے والِد کے لیے) سو سو دِینار نکالتے رہے حتّٰی کہ ہزار دِینار نکال لیے مگر اُس نے کہا: میں صِرف اُتنے لوں گا جن کا مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے سرکار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غُلاموں کے ظاہری اور پوشیدہ اَعمال سے خبردار ہیں۔ تبھی تو خلیفہ کے وزیر علی بن عیسیٰ کے "**پوشیدہ عمل**" کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ "اُسے جا کر میرا سلام کہنا اور یہ نشانی بتانا کہ تم جُمعہ کی رات مجھ پر ہزار مرتبہ دُرُود پڑھنے کے بعد سوتے ہو۔ اِس جُمعہ کی رات تم نے مجھ پر سات سو مرتبہ دُرُود پڑھا تھا کہ خلیفہ کا قاصِد آیا اور تمہیں بُلا کر لے گیا۔ پھر واپس آکر تم نے مجھ پر دُرُود پڑھا حتّٰی کہ تم نے ہزار مرتبہ دُرُود شریف مکمل کر لیا۔" یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے

مدینہ

1 ...... القولُ البدیع، الباب الرابع فی تبلیغہ...الخ، ص ٣٢٧-٣٢٨

www.dawateislami.net

غُلاموں کے ساتھ پیش آنے والی مُشکلات کو بعطائے الٰہی جانتے اور انہیں دُور بھی فرماتے ہیں جیسا کہ اس نَومولود کے والِد کی پریشانی جان کر دُور فرمادی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کیا خوب اِرشاد فرماتے ہیں:

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو
وَاللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک اَعمال میں رضائے الٰہی کی نیت

عرض: اَعمالِ صالحہ بجالانے میں کیا نیت ہونی چاہیے؟

اِرشاد: جو بھی نیک عمل کیا جائے فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی بجائے کسی اور کو دِکھانے، دوسروں سے داد و ستائش پانے یا اپنا نام چمکانے کی نیت سے کوئی عمل کرے گا تو ایسا شخص ثواب سے محروم ہو کر ریاکاری کی تباہ کاری میں مبتلا ہو جائے گا لہٰذا جو بھی نیک عمل کیا جائے محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

www.dawateislami.net

رضا کے لیے کیا جائے اس میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ پارہ 16 سورۃُ الکھف کی آیت نمبر 110 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠ (۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی اُمید ہو، اُسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی عمل کی مقبولیت اور اس پر ثوابِ آخرت ملنے کے لیے اس کا رضائے الٰہی کے لیے ہونا اِنتہائی ضروری ہے۔ اگر نیت اچھی ہوئی اور کسی وجہ سے عمل صحیح نہ بھی ہو سکا تب بھی اس پر ثواب ملنے کی اُمّید ہے اور اگر عمل اچھا ہوا لیکن نیت صحیح نہ ہوئی تو اس صورت میں ثواب سے محرومی ہے جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: عبادت کوئی بھی ہو اس میں اِخلاص نہایت ضروری چیز ہے یعنی محض رضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا ضروری ہے۔ دِکھاوے کے طور پر عمل کرنا بِالاجماع حرام ہے بلکہ حدیث میں رِیا کو شرکِ اصغر فرمایا۔[1] اِخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مُرتَّب

---

[1]...... حدیثِ پاک میں ہے: جس چیز کا تم پر زیادہ خوف ہے، وہ شرکِ اَصغر ہے۔ لوگوں نے عرض کی: شرکِ اَصغر کیا چیز ہے؟ اِرشاد فرمایا: رِیا۔ (مسند امام احمد، حدیث محمود بن لبید، ۹/۱۶۰، حدیث: ۲۳۶۹۲)

www.dawateislami.net

ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو مگر جب اِخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو تو اس پر ثواب مُرتَّب ہو مثلاً لاعلمی میں کسی نے نَجَس پانی سے وُضو کیا اور نماز پڑھ لی اگرچہ یہ نماز صحیح نہ ہوئی کہ صحت کی شرط طہارت تھی وہ نہیں پائی گئی مگر اس نے صدقِ نیت اور اِخلاص کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا تَرَتُّب ہے یعنی اس نماز پر ثواب پائے گا مگر جبکہ بعد میں معلوم ہو گیا کہ ناپاک پانی سے وُضو کیا تھا تو وہ مُطالَبہ (شریعت کا حکم) جو اس کے ذِمّہ ہے ساقِط نہ ہو گا، وہ بدستور قائم رہے گا اس کو ادا کرنا ہو گا اور کبھی شرائطِ صحت پائے جائیں گے مگر ثواب نہ ملے گا مثلاً نماز پڑھی، تمام اَرکان ادا کیے اور شرائط بھی پائے گئے مگر رِیا کے ساتھ پڑھی تو اگرچہ اس نماز کی صحت کا حکم دیا جائے مگر چونکہ اِخلاص نہیں ہے ثواب نہیں۔ (1)

یاد رکھیے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی نیت نیک و جائز اور مُباح کاموں میں ہی ہو سکتی ہے گناہ والا کام اچھی نیت اور خُلوص سے نیکی نہیں بن جاتا بلکہ اس کی ہلاکت خیزیوں میں مزید اِضافہ ہو جاتا ہے اور یہ بھی یاد رکھیے کہ جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا اور اس کا رضائے الٰہی کے لیے ہونا ضَروری ہے اِسی طرح ہر نیکی و عبادت کے دَوران

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳ / ۶۳۶-۶۳۷، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

اسے قائم رکھنا(یعنی ریاکاری نہ آنے دینا) بھی ضَروری ہے کیونکہ شیطان مسلسل دل میں وسوسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: جو شخص اپنے اَعمال میں ساحِر(یعنی جادوگر) سے زیادہ ہوشیار نہ ہو گا وہ (شیطان کے جھانسے میں آکر) رِیاکاری میں پھنس جائے گا۔(1)

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

نیکیاں چھپانے کے بارے میں آیاتِ کریمہ

عرض: کیا قرآنِ کریم میں عبادات کو پوشیدہ طور پر بجالانے کے بارے میں بھی ترغیب موجود ہے؟

اِرشاد: جی ہاں۔ قرآنِ مجید میں دونوں طرح کی اجازت موجود ہے یعنی علانیہ عبادت کی بھی اور پوشیدہ کی بھی جیسے صدقہ وخیرات کرنا یہ مالی عبادت ہے اس کے بارے میں پارہ 3 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 271 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ ترجمۂ کنز الایمان: اگر خیرات عَلانیہ دو

مدینہ

(1) تنبیہُ المُغتَرِّین، ص ۲۳

www.dawateislami.net

وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۷۱﴾

تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اِس آیتِ کریمہ میں صدقہ وخیرات کرنے کی ترغیب ہے، چاہے وہ صدقہ وخیرات عَلانیہ ہو یا پوشیدہ دونوں طرح کر سکتے ہیں لیکن پوشیدہ صدقہ وخیرات کے متعلق اِرشاد فرمایا: "اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے۔" اِسی طرح پارہ 3 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 274 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لیے ان کا نیگ (اجر) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت حضرتِ علّامہ علاؤ الدین علی بن محمد بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی تفسیرِ خازن میں فرماتے ہیں: اِس آیتِ کریمہ میں اس طرف اِشارہ ہے کہ چھپا کر صدقہ دینا عَلانیہ دینے سے افضل ہے اس لیے

www.dawateislami.net

کہ اللہ تعالٰی نے نفقۂ لیل (رات میں خرچ کرنے) کو نفقۂ نہار (دن میں خرچ کرنے) پر اور نفقۂ سِرّ (پوشیدہ خرچ کرنے) کو نفقۂ عَلانیہ (ظاہر کرکے خرچ کرنے) پر مُقدّم فرمایا ہے۔[1]

اِسی طرح دُعا کرنا عبادت بلکہ عبادت کا بھی مَغز ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔[2] اس کے بارے میں بھی ایک حکم یہ ہے کہ یہ مخفی (چھپ کر) ہو چُنانچہ پارہ 8 سورۃُ الْاَعراف کی آیت نمبر 55 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةًؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ(۵۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنے رب سے دُعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی فرماتے ہیں: دُعا اللہ تعالٰی سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دُعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و مُحتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت رَوا اِعتقاد کرتا

---

1 ...... تفسیرِ خازن، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۴، ۱/۲۱۴

2 ...... تِرمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

www.dawateislami.net

ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارِد ہوا ”اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ“ (یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔) تَضَرُّع سے اِظہارِ عجز و خُشوع مُراد ہے اور ادبِ دُعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو۔ حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا قول ہے کہ آہستہ دُعا کرنا علانیہ دُعا کرنے سے سترّ درجہ زیادہ افضل ہے۔ مسئلہ: اس میں عُلَماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اِظہار افضل ہے یا اِخفاء، بعض کہتے ہیں کہ اِخفاء افضل ہے کیونکہ وہ رِیا سے بہت دُور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اِظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبتِ عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر رِیا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اِخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشۂ رِیا نہ ہو تو اِظہار افضل ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اِظہار افضل ہے، نمازِ فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اِظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اِخفاء افضل ہے۔ دُعا میں حَد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔[1]

نیکیاں چھپانے کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ

عرض: کیا احادیثِ مُبارکہ میں بھی نیکیاں چھپانے کی ترغیب دِلائی گئی ہے؟

1 ...... خزائن العرفان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۵

www.dawateislami.net

اِرشاد: جی ہاں! احادیثِ مُبارَکہ میں بھی نیکیاں چھپانے کی ترغیب ہے اور مزید پوشیدہ عبادت کے فَضائل بھی بیان فرمائے گئے ہیں چُنانچہ خَلْق کے رہبر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم میں سے جو کوئی نیک اَعمال پوشیدہ رکھنے کی اِستطاعت رکھتا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے (یعنی اپنے نیک اَعمال کو پوشیدہ رکھے۔)[1]

سلطانِ اِنس و جان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: وہ ذِکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سُن سکیں، اس ذِکر پر جسے وہ سُن سکیں ستّر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[2] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: ظاہِری عمل کے مقابلے میں پوشیدہ عمل افضل ہے۔[3]

سب سے زیادہ طاقتور چیز

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کانپنے لگی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑوں کو پیدا فرما کر انہیں زمین میں گاڑ دیا تو وہ

مدینہ

1 ...... جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۱۲، حدیث: ۸۴۰۵

2 ...... کنز العُمّال، من حرف الھمزۃ فی الاذکار... الخ، الباب الاوّل فی الذکر وفضیلتہ، الجزء: ۱، ۱/۲۲۷، حدیث: ۱۹۲۵

3 ...... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی السرور بالحسنۃ والاغتمام بالسیئۃ، ۵/۳۷۶، حدیث: ۷۰۱۲

www.dawateislami.net

ساکن ہوگئی۔ یہ دیکھ کر فرشتوں کو پہاڑوں کی طاقت پر تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! کیا تو نے پہاڑوں سے زیادہ طاقتور کوئی چیز پیدا فرمائی ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ہاں! وہ لوہا ہے۔ پھر فرشتوں نے عرض کی: کیا لوہے سے طاقتور چیز بھی پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ آگ ہے۔ پھر فرشتوں نے عرض کی: آگ سے بھی طاقتور چیز پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ پانی ہے۔ پھر فرشتوں نے عرض کی: کیا پانی سے طاقتور چیز بھی پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ ہَوا ہے۔ فرشتوں نے پھر عرض کی: کیا ہَوا سے طاقتور چیز بھی پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں! ابنِ آدم! جب اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔[1]

نیکیاں چھپانے کے حوالے سے اَسلاف کے واقعات

عرض: اپنی نیکیوں کو چھپانے کے سلسلے میں صحابۂ کرام و بُزرگانِ دین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے کچھ واقعات بھی بیان فرما دیجیے۔

اِرشاد: ہمارے صحابۂ کرام و بُزرگانِ دین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن علم و عمل اور اِخلاص کے پیکر ہوتے، جو بھی کام کرتے فقط رِضائے اِلٰہی کے حصول کے لیے کرتے اور اس بات کی قطعاً پرواہ یا طمع نہ کرتے کہ لوگ ان کے عمل

مدینہ

1 ...... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی الزکوۃ، فصل فی الاختیار فی صدقۃ التطوع، ۳/۲۴۴، حدیث: ۳۴۴۱

www.dawateislami.net

پر مطلع ہو کر ان کی تعریف کریں۔اس ضِمن میں امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پوشیدہ عمل کا جذبہ ملاحظہ کیجیے چنانچہ

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پوشیدہ عمل

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رات کے وقت مدینۂ منورہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے کسی محلے میں رہنے والی ایک نابینا بوڑھی عورت کے گھریلو کام کاج کر دیا کرتے تھے، آپ اس کے لیے پانی بھر کر لاتے اور اس کے تمام کام سر انجام دیتے۔حسبِ معمول ایک مرتبہ بڑھیا کے گھر آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سارے کام ان سے پہلے ہی کوئی کر گیا تھا۔ بہر حال دوسرے دن تھوڑا جلدی آئے تو بھی وہی صورتِ حال تھی کہ سب کام پہلے ہی ہو چکے تھے۔جب دو تین دن ایسا ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت تشویش ہوئی کہ ایسا کون ہے جو مجھ سے نیکیوں میں سبقت لے جاتا ہے؟ایک دن آپ دن ہی میں آکر کہیں چھپ گئے جب رات ہوئی تو دیکھا کہ خلیفۂ وقت اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے اور اس نابینا بڑھیا کے سارے کام کر دیئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑے حیران ہوئے کہ خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود ایسی اِنکساری!اِرشاد فرمایا:حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی تو ہیں جو مجھ سے نیکیوں میں سبقت لے جاتے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ باوجود خلیفۂ وقت ہونے کے اُس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج خود اپنے مُبارَک ہاتھوں سے سر انجام دیتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قطعاً اس بات کو پسند نہ فرماتے کہ کوئی دوسرا ان کے عمل سے باخبر ہو کر ان کی تعریف کرے، جبھی تو رات کے اندھیرے میں پوشیدہ طور پر اُس بڑھیا کے گھر کا کام کاج کر دیا کرتے تھے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن بھی اپنے اَعمال کو پوشیدہ رکھتے۔ اگر کسی کے ساتھ اِحسان و بھلائی کرتے تو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ فرماتے یہاں تک کہ جس کے ساتھ اِحسان و بھلائی کرتے خود اسے بھی معلوم نہ ہوتا کہ یہ کام کس نے کیا ہے چنانچہ

جب تک زندہ رہے نیک عمل پوشیدہ رہا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق (رومیوں کے مقابلے

---

1 ...... کنزُالعمّال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فضل الصديق...الخ، الجزء: ١٢، ٦/٢٢١، حدیث: ٣٥٦٠٢

www.dawateislami.net

میں جہاد کے لیے) طَرسُوس جاتے ہوئے شہر رَقَّہ کے ایک مسافِر خانے میں قیام فرماتے تو ایک نوجوان آتا، آپ کی ضروریات پوری کرتا اور کچھ احادیث کی سَماعت کر لیتا تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ وہاں پہنچے تو وہ نوجوان ملنے نہیں آیا۔ آپ جلدی میں تھے تو لشکر کے ساتھ چلے گئے جب جنگ سے فارغ ہو کر واپس رَقَّہ پہنچے تو لوگوں سے اس نوجوان کا حال دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ کسی کا اس پر قرض چڑھ گیا تھا، قرض خواہ نے اسے جیل میں ڈلوا دیا ہے۔ پوچھا: اس پر کتنا قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: دس ہزار درہم۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رات میں قرض خواہ کو اپنے پاس بلوایا اور اسے دس ہزار درہم دے کر قسم دی کہ جب تک عبدُ اللہ زندہ ہے تم اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤ گے اور کہا کہ صبح تم اس نوجوان کو قید سے آزاد کروا دینا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے بعد وہاں سے روانہ ہو گئے۔ نوجوان قید سے آزاد ہو کر جب شہر آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد کی اِطّلاع ملی اور معلوم ہوا کہ کل یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ نوجوان اسی وقت پیچھے روانہ ہوا اور چند منزل بعد ملاقات ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہاں تھے؟ میں نے تمہیں مسافِر خانے میں نہیں دیکھا۔ عرض کی: حضور! قرض کے سبب قید خانے میں تھا۔

www.dawateislami.net

فرمایا: پھر تمہیں آزادی کیسے ملی؟ عرض کی: مجھے معلوم نہیں، کسی نے میرا قرض ادا کر دیا جس کی وجہ سے مجھے رہائی مل گئی۔ فرمایا: اے نوجوان! خدا کا شکر ادا کرو، اللہ رَبُّ الْعِزَّت نے کسی کو تیرا قرض ادا کرنے کی توفیق دے دی ہو گی۔ اس نوجوان کو اِس حُسنِ سلوک کا پتا اس وقت چلا جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وِصال ہو چکا تھا۔ (1)

بند کمرے میں چھپ کر عبادت

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ بن قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں بیس برس سے زیادہ عرصہ حضرتِ سیِّدُنا ابو الحسن محمد بن اسلم طُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی صحبت میں رہا مگر جُمعۃ المُبارک کے علاوہ کبھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دو رَکعت نَفل پڑھتے بھی نہ دیکھ سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ریاکاری کے خوف سے ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں کِراماً کاتبین (یعنی اَعمال لکھنے والے دونوں بُزرگ فِرشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن

مدینہ

(1)...... تاریخِ بغداد، ذکر من اسمہ عبد اللّٰہ واسم ابیہ المبارک، ۱۰/۱۵۸ ملخصاً

www.dawateislami.net

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَدَنی مُنّا زور زور سے رونے لگا۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں، میں نے کہا: مدنی مُنّا آخِر اس قَدَر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو (حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سُن کر رونے لگتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا مُنہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگالیتے تاکہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے![1]

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

"نیکی کر دریا میں ڈال" کا مطلب

عرض: "نیکی کر دریا میں ڈال" اِس کا کیا مطلب ہے؟ نیز نیکی کر کے جَتلانا اور شکریہ کا طالب ہونا کیسا ہے؟

اِرشاد: "نیکی کر دریا میں ڈال" یہ ایک مُحاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے ساتھ نیکی یا اِحسان کر کے بھول جانا اور اس سے اچھا بدلہ ملنے کی اُمید نہ

[1] حِلیۃُ الاولیاء، محمد بن اَسلم، ۲۵۴/۹ ملتقطاً

www.dawateislami.net

رکھنا۔ ہونا بھی ایسا ہی چاہیے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ نیکی کرے تو نیکی کر کے بھول جائے۔ اِحسان جتلانے، شکریہ ادا کرنے کا طالِب ہونے اور اس سے اچھا بدلہ ملنے کی قطعاً اُمید نہ رکھے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے چنانچہ پارہ 3 سورۃُالبقرہ کی آیت نمبر262 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

اگر کوئی کسی کے ساتھ نیکی کرے پھر اِحسان جتائے، دوسروں کے سامنے اس کا اِظہار کرے کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کیے اور اس کو عار دِلائے کہ ”تو مُحتاج و نادار تھا، مُفلِس و لاچار تھا، ہم نے تیرے ساتھ کیا کیا بھلائی کی، آج تو ہمیں یہ صِلّہ دیتا ہے، ہمیں پوچھتا ہی نہیں، ہمیں سلام کرنا گوارا نہیں کرتا، ہمارے اِحسانات کو بھول گیا ہے، نمک حرام، اِحسان فراموش“ وغیرہ وغیرہ یا اور کسی طرح دباؤ ڈالے تو ایسا کرنے سے نیکی کا اَجر

www.dawateislami.net

ضائع ہو جاتا ہے اور قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس کی مُمانعت فرمائی ہے چُنانچہ پارہ 3 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 264 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت حضرت علّامہ عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یعنی جس طرح منافق کو اپنے مال خرچ کرنے سے رِضائے رب العزت اور ثوابِ آخرت مقصود نہیں ہوتا وہ اپنا مال لوگوں کو دِکھانے کے لیے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے ایسے ہی تم اِحسان جتا کر اور اِیذا دے کر اپنے صدقات کا ثواب ضائع نہ کرو۔ (1)

نیکیاں چھپانے کا مقصد

عرض: اپنی نیکیاں پوشیدہ رکھنے کا کیا مقصد ہے؟

اِرشاد: نیکیاں چھپانے کا مقصد ان کو ضائع ہونے سے بچانا ہے کیونکہ نفس و

مدینہ

(1) ...... تفسیرِ نسفی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴، ص ۱۳۷

www.dawateislami.net

شیطان انسان کے کُھلے دُشمن ہیں جو انسان کو نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہمت کر کے کوئی نیکی کر بھی لی تو یہ اسے پوشیدہ نہیں رہنے دیتے۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر انسان کے دل میں اپنی نیکیوں کے اِظہار کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ لوگوں کو اپنے نیک اَعمال بتا کر، نیک نامی کی داد پا کر تکبر، حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری میں جا گرتا ہے۔ اس لیے جب بھی کوئی نیک عمل کرنے کی سعادت نصیب ہو تو اس نیک عمل کو کر لینے کے بعد پوشیدہ رکھنے ہی میں عافیت ہے کہ دِکھاوے وغیرہ کی نحوست سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے اپنے نیک اَعمال کو پوشیدہ رکھنا اَعمال بجالانے سے زیادہ مشکل ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ مکرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: بے شک عمل کر کے اسے ریاکاری سے بچانا عمل کرنے سے زیادہ مشکل ہے اور آدمی کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے لیے ایسا نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے جو تنہائی میں کیا گیا ہوتا ہے اور اس کے لیے ستّر گنا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے (اور اسے اُکساتا رہتا ہے) یہاں تک کہ آدمی اس عمل کا لوگوں کے سامنے ذِکر کر کے اسے ظاہر کر دیتا ہے تو اب اس کے لیے یہ عمل (مخفی کے بجائے) عَلانیہ لکھ دیا

www.dawateislami.net

جاتا ہے اور اَجر میں ستّر گنا اضافہ مٹا دیا جاتا ہے۔ شیطان پھر اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دوسری مرتبہ لوگوں کے سامنے اس عمل کا ذِکر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ بھی اس کا تذکرہ کریں اور اس عمل پر اس کی تعریف کی جائے تو اسے عَلانیہ سے بھی مٹا کر ریاکاری میں لکھ دیا جاتا ہے۔ پس بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے، اپنے دین کی حفاظت کرے اور بے شک رِیاکاری شرک (اصغر) ہے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب رِیا و اِخلاص میں سے ہر ایک میں شیطانی چالیں اور دھوکہ بازیاں ہیں تو تجھے بیدار رہنا لازم ہے۔ پس! اگر تجھے پتا نہ چلے کہ تو مخلص ہے یا رِیاکار تو پھر تجھے اپنے نیک اَعمال چھپانا ہی بہتر ہے کہ اس میں تیرے لیے کسی قسم کا نقصان نہیں۔[2]

بنا دے مجھ کو الٰہی خلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارب (وسائلِ بخشش)

عَلانیہ عبادت افضل ہے یا پوشیدہ؟

عرض: عَلانیہ عبادت افضل ہے یا پوشیدہ؟ نیز افضل ہونے کی وجہ کیا ہے؟

---

❶ ...... الترغیب والترهیب، المقدمة، الترهیب من الریاء...الخ، ۱/۴۷، حدیث: ۵۶

❷ ...... حدیقة ندیة، المبحث السادس من المباحث السبعة...الخ، ۱/۵۱۷ ملخصاً

www.dawateislami.net

اِرشاد: عبادات میں عَلانیہ یا پوشیدہ کے افضل ہونے کے اعتبار سے متعدد صورتیں ہیں جن کا دارومدار نیّت پر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علاؤالدین علی بن محمد بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اس میں عُلَماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اِظہار افضل ہے یا اِخفا۔ بعض کہتے ہیں کہ طاعات و عبادات میں اِخفا افضل ہے کیونکہ اس میں رِیا سے حفاظت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عبادات میں اِظہار افضل ہے تاکہ دوسرے اس کی پیروی کر کے اس جیسا عمل کریں۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ محمد بن عبد الحکیم ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس میں درمیانی صورت اِختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر آدمی کو اپنے نفس پر رِیا کا اندیشہ ہو تو عبادات کو پوشیدہ طور پر ادا کرنا بہتر ہے تاکہ عمل باطل ہونے سے محفوظ رہے اور اگر رِیا سے دل بالکل صاف ہو اور رِیا کے شائبہ سے محفوظ ہونے کا پختہ یقین ہو تو اس کے حق میں اِظہار افضل ہے تاکہ اس کی اِقتدا کا فائدہ حاصل ہو۔ بعض علمائے کرام فرماتے ہیں: فرض عبادات میں اِظہار افضل ہے پس فرض نماز مسجد میں ادا کرنا گھر میں ادا کرنے سے افضل ہے اور نفل نماز گھر میں ادا کرنا مسجد میں ادا کرنے سے افضل ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ ظاہر کر کے دینا پوشیدہ دینے سے افضل ہے اور پوشیدہ نفلی صدقہ عَلانیہ سے افضل ہے۔ اسی پر دیگر عبادات کو قیاس کر لیجیے (یعنی فرض

www.dawateislami.net

عبادات میں اِظہار اور نفلی عبادات میں اِخفا افضل ہے۔)[1]

تفسیرِ قرطبی میں ہے: خَلق کے رہبر، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مبارَک ہے: بہتر ذِکر وہ ہے جو پوشیدہ ہو اور بہتر رِزْق وہ ہے جو کفایت کر جائے۔[2] شریعت میں یہ بات ثابت ہے کہ وہ اعمال جن کو دِکھا کر کرنا لازم نہیں انہیں چھپا کر کرنے میں عَلانیہ سے زیادہ ثواب ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بن ابوالحسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اِرشاد فرمایا کہ ہم نے زمین پر چند ایسے لوگوں کو پایا جو اپنے اعمال کو چھپانے کی اِنتہائی کوشش کرتے ہیں مگر ہمیشہ ان کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے۔[3]

پوشیدہ عمل ستّر گُنا افضل

پوشیدہ عبادت کے بارے میں ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ ذِکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سُن سکیں، اس ذِکر پر جس کو وہ فرشتے سُن سکیں ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[4]

1. ...... تفسیرِ خازن، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۵، ۲/ ۱۰۳
2. ...... مسندِ امام احمد، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۱/ ۳۶۴، حدیث: ۱۴۷۷
3. ...... تفسیرِ قرطبی، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۵، ۴/ ۱۶۲
4. ...... کنزُ العُمّال، من حرف الھمزۃ فی الاذکار...الخ، الباب الاوّل فی الذکر وفضیلتہ، الجزء: ۱، ۱/ ۲۲۷، حدیث: ۱۹۲۵

www.dawateislami.net

ایک اور حدیث میں اِرشاد فرمایا: ظاہِری عمل کے مُقابلے میں پوشیدہ عمل افضل ہے۔[1] مگر ایسا شخص کہ جس کی پیروی کی جاتی ہو وہ لوگوں کو رَغبت دِلانے کی نیّت سے ایسا عمل ظاہِر کر سکتا ہے جبکہ اِس اِظہار میں رِیا کی آمیزش نہ ہو۔ اِس طرح اِخلاص کے ساتھ عمل کے اِظہار سے وہ ثوابِ عظیم کا حقدار ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جب عَلانیہ عمل کی پیروی کی جائے تو وہ (ظاہر کیا جانے والا عمل) چُھپ کر کیے جانے والے عمل سے افضل ہے۔[2]

پوشیدہ دُعا افضل ہے یا عَلانیہ؟

عرض: پوشیدہ دُعا افضل ہے یا عَلانیہ؟ نیز دُعا میں اِخلاص کیسے حاصل ہو؟

اِرشاد: دُعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے اور مُناجات کرنے کا نام ہے لہٰذا اس میں پوشیدگی ہی بہتر ہے۔ پوشیدہ طور پر دُعا کرنے میں یکسوئی اور اِخلاص کی نعمت میسر ہوتی ہے نیز ریاکاری سے بھی حفاظت ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں پوشیدہ طور پر دُعا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے چُنانچہ پارہ 8 سورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 55 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مدینہ

1. شُعَبُ الْاِیمان، باب فی السرور بالحسنۃ والاغتمام بالسیئۃ، ۵ / ۳۷۶، حدیث: ۷۰۱۲
2. شُعَبُ الایمان، باب فی السرور بالحسنۃ والاغتمام بالسیئۃ، ۵/ ۳۷۶، حدیث: ۷۰۱۲

www.dawateislami.net

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۚ﴿۵۵﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اپنے رب سے دُعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت حضرتِ علّامہ محمد بن احمد انصاری قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لفظ "خُفْيَةً" سے مُراد دِل میں دُعا کرنا ہے تاکہ ریاکاری کی تباہی سے بچا جاسکے۔ اسی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرتِ سَیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق خبر دیتے ہوئے ان کی تعریف قرآنِ پاک میں کچھ اس طرح بیان فرمائی: ﴿اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾﴾[1]

(پ۱۶، مریم: ۳) ترجمۂ کنز الایمان: جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔

حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: آہستہ دُعا کرنا بلند آواز کی ستّر دُعاؤں کے برابر ہے۔[2]

رہی بات دُعا میں اِخلاص پیدا کرنے کی تو اس کے لیے ضَروری ہے کہ پہلے ان اَسباب کو دور کیا جائے جو اِخلاص ختم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ دُعا مانگتے

مدینہ

1 ...... تفسیرِ قرطبی، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۵، ۴/ ۱۶۱

2 ...... فِردَوسُ الاخبار، باب الدال، ۱/ ۳۸۷، حدیث: ۲۸۶۹

www.dawateislami.net

وقت حَتَّی الْاِمکان دل کو دوسروں کے خیالات سے پاک کرے کہ دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص نظرِ کرم فرمانے کی جگہ ہے۔ دُعا میں ظاہری بدن کی عاجزی وانکساری کے ساتھ ساتھ دل بھی حاضر ہو اور دُعا کی قبولیت کا یقین بھی کہ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اور جان رکھو کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی غافل کھیلنے والے دل کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔[1] اِجتماعی دُعا کروانی ہو تو اس میں بھی اِخلاص کو برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کی جائے، لوگوں کو دِکھانے اور سُنانے کے لیے رِقَّت پیدا کرنے سے اِجتناب کیا جائے، ہاں! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں اور اپنی خطاؤں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود بخود رِقَّت پیدا ہو جائے تو اس میں حرج نہیں۔ اس طرح دُعا مانگیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِخلاص بھی نصیب ہو گا اور دُعا بھی قبول ہو گی۔

ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر
کروں خاشِعانہ دُعا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

نیکیوں کو چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا کیسا؟

عرض: کسی کے پوچھنے پر اپنی نیکیوں کو ظاہر کر دیا جائے یا نیکیوں کو چھپانے کے

1 ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات... الخ، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

www.dawateislami.net

لیے جھوٹ بولنے کی اجازت ہے؟

اِرشاد: اپنی نیکیوں کو رِیاکاری کی تباہ کاری سے بچانے کے لیے پوشیدہ رکھنا ضروری ہے مگر نیکیوں کو چھپانے کے لیے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی دوسرا پوچھے تو اس کے پوچھنے پر بقدرِ ضَرورت اپنی نیکی کا اِظہار کر دیجیے، مثلاً کسی نے آپ سے حج کے متعلق پوچھا کہ کیا آپ نے حج ادا کر لیا ہے؟ اگر آپ نے حج کیا ہوا ہے تو جواباً کہہ دیجیے کہ جی ہاں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اس کو اپنے حج و عمرہ کی تعداد گنوانا شروع کر دیں۔ ایسے ہی اگر آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے تو کسی نے آپ سے روزے کے متعلق پوچھ لیا تو آپ جواباً کہہ دیجیے کہ میں روزے سے ہوں مگر ایسا نہ ہو کہ آپ اس کو تفصیلات بتانا شروع کر دیں کہ جناب! آپ تو آج کا پوچھ رہے ہیں، میں تو لگاتار تین مہینوں (رجب، شعبان اور رَمَضان) کے روزے رکھتا ہوں اور یہ برسوں سے میرا معمول ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ یہ درحقیقت اپنی نیکیوں کا چرچا کرنا ہے۔ بہرحال بقدرِ ضَرورت اپنی نیکیوں کے بیان کرنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو تو اُسے چاہیے کہ کہہ دے کہ میں

www.dawateislami.net

روزہ دار ہوں۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ عبدُالرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی **فرماتے ہیں:** روزہ دار کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے روزے کا عذر پیش کرتے ہوئے دعوت قبول نہ کرے اگرچہ نفلی روزے کا پوشیدہ رکھنا مستحب ہے مگر یہاں اس کے اِظہار کا حکم دیا گیا تاکہ ان دونوں کے درمیان بغض وعداوت پیدا نہ ہو۔[2]

اپنے نام کے ساتھ اَلقابات لگانا

عرض: اپنے نام کے ساتھ حافِظ، قاری، حاجی، علّامہ اور مفتی وغیرہ لگانا کیسا ہے؟ نیز کیا اَلقابات لگانے سے بھی دوسروں پر نیکیوں کا اِظہار ہوتا ہے؟

اِرشاد: اپنے نام کے ساتھ بلاضرورت اَلقابات لگانا دراصل اپنی خوبیاں بیان کرکے اپنے مُنہ سے اپنی تعریف کرنا ہے اور یہ معیوب ہے اور بہت سی صورتوں میں ناجائز بھی ہوسکتا ہے۔ ہاں! اگر اس کی حاجت ہو تو وقتِ حاجت، بقدرِ ضَرورت تحدیثِ نعمت کے طور پر یا کسی اور دُرُست نیت سے ان خوبیوں کا اِظہار کیا جاسکتا ہے جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

مدینہ

1 ...... مُسلِم، کتاب الصیام، باب الصیام یدعی... الخ، ص۵۷۹، حدیث: ۱۱۵۰

2 ...... فیضُ القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۴۴۵، تحت الحدیث: ۶۰۸ ملخصاً

فرماتے ہیں: خود ستائی (یعنی اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا) جائز نہیں مگر وقتِ حاجت، اِظہارِ حقیقت تحدیثِ نعمت ہے (یعنی بوقتِ حاجت اپنے بارے میں حقیقت کا اِظہار کرنا بھی نعمت کا چرچا کرنا ہے)۔ سیّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بادشاہِ مصر سے فرمایا:

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ۝۵۵

ترجمۂ کنزالایمان: یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔ (پ۱۳، یوسف: ۵۵) (1)

اگر حاجتِ شرعی نہ ہو تو بِلا وجہ اپنے نام کے ساتھ اَلقابات لگا کر بِلا واسِطہ یا بِالواسطہ اپنی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کرنا تاکہ لوگ بنظرِ تحسین دیکھیں اور ادب واحترام بجالائیں یہ ممنوع ہے لہٰذا اپنے نام کے ساتھ اَلقابات وغیرہ لگانے سے بچنا چاہیے کہ اس سے حافظِ قرآن ہونے اور حج کی سعادت سے مُشرّف ہونے کا پتہ چلتا ہے اور یہی نیکیوں کا اِظہار ہے۔ بہر حال اپنے نام کے ساتھ اَلقابات لگانے کا دارومدار نیّت پر ہے۔ اگر کوئی اپنے نام کے ساتھ اس نیت سے حافِظ، قاری اور حاجی بولنے یا لکھنے کا اِہتمام کرے کہ لوگ اسے بنظرِ تحسین دیکھیں، مَاشَآءَاللّٰہ بولیں، احترامًا حافِظ صاحِب، قاری

---

❶ ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۱

www.dawateislami.net

صاحب اور حاجی صاحب کہہ کر پکاریں، دُعاؤں کی اِلتجائیں کریں تو اس صورت میں منع ہے اوراگر رِیا کی نیّت نہ ہو تو منع نہیں جیسے اپنے نام کے ساتھ حافِظ، قاری یا حاجی اس نیت سے لکھے یا بولے تاکہ کسی ادارے یا علاقے میں اپنے ہم ناموں میں اس کی جلد پہچان ہو سکے اور تعارف میں آسانی ہو تو حَرَج نہیں۔یونہی کوئی دوسرا شخص اس کے نام ساتھ یہ اَلفاظ بولتا یا لکھتا ہے تو کوئی مُضایقہ نہیں مگر اپنے نفس پر قابو رکھے اور اس پر لوگوں کے سامنے خوشی کا اِظہار نہ کرے بلکہ اپنی خطاؤں اور عیبوں کو یاد رکھے۔

آج بنتا ہوں معزّز جو کھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب! (وسائلِ بخشش)

اپنے ”سیِّد“ ہونے کا اِظہار کرنا کیسا؟

عرض: ساداتِ کرام کا اپنے ”سیِّد“ ہونے کا اِظہار کرنا کیسا ہے؟

اِرشاد: ساداتِ کرام کے اپنے آپ کو سیِّد ظاہر کرنے میں اگر فخر میں پڑ جانے کا خوف نہ ہو تو ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر احتیاط اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے ہی میں ہے کیونکہ بَسا اوقات لوگ ”سیِّد صاحب، سیِّد صاحب“ کہہ کر تعظیم شروع کر دیتے ہیں تو پھر شیطان بھی حملہ آور ہو جاتا ہے یوں نفس پر قابو پانا دُشوار ہو جاتا ہے اَلبتہ اگر کوئی حَسَب و نَسَب پوچھے تو اس صورت

www.dawateislami.net

میں اپنا سیّد ہونا ظاہر کر دیں کہ جھوٹ سے بچنا ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عاجزی وانکساری کرتے ہوئے مُنہ سے جھوٹ نکل جائے اور گناہ کا وَبال سر پر آپڑے۔ اگر کوئی لوگوں میں عظمت پانے کے لیے اس کا اِظہار کرے تو یہ جائز نہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ عظمت کا دارومدار محض نَسب پر نہیں بلکہ اصل بنیاد تقویٰ وپرہیزگاری پر ہے جیسا کہ پارہ 26 سورۃُ الحجرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

لہٰذا فخر کے اِظہار کے لیے حَسب ونَسب بیان کرنا، لوگوں سے عزت و عظمت چاہنا اور دل میں یہ خواہش رکھنا کہ لوگ میرا اَدب واحترام بجالائیں یہ ممنوع ہے ایسے لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجیے کہ اگر کوئی سید صاحب اپنا سید ہونا ظاہر کرتے ہوں تو ہمیں ان کے متعلق بدگمانی کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ دِلوں کا حال ربِّ ذُوالجلال کو معلوم ہے، ہم پر لازِم ہے کہ حسنِ ظن سے کام لیں۔

www.dawateislami.net

دِل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا ادب

ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا رب (وسائلِ بخشش)

امام، مؤذِّن اور خطیب رِیاکاری سے کیسے بچیں؟

عرض: حافظ و قاری، امام، مؤذِّن اور خطیب رِیاکاری سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

اِرشاد: کسی بھی کام کو بجالانے یا اس سے بچنے کے لیے اس کا علم ہونا ضروری ہے جب تک اس کے بارے میں علم نہیں ہو گا اس وقت تک اس کام کے کرنے یا اس سے بچنے میں کماحقّہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لیے ریاکاری سے بچنے کے لیے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ ریاکاری کسے کہتے ہیں؟ ریاکاری کی تعریف یہ ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔“ گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں، اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزت وغیرہ دیں۔[1] رِیاکاری اِخلاص کا مُتضاد ہے یعنی اگر محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے کوئی کام کیا جائے تو اِخلاص پر مبنی ہو گا اور اگر شُہرت یا نُمُود و نَمائش کے لیے کیا جائے تو ریاکاری کی نذر ہو جائے گا جس کے نتیجے میں نیک عمل کا ثواب

---

1 ...... اَلزَّواجر، الباب الاوّل فی الکبائر الباطنیة...الخ، الکبیرةُ الثانیة الشرک الاصغر...الخ، ۱/۸۶

www.dawateislami.net

ضائع ہو جاتا ہے۔ہمارے مُعاشرے میں متذکَّرہ بالا لوگوں کو عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور احترام کی جگہ بٹھایا جاتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیے مگر لوگ جس کی عزت کریں اور اس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں تو اسے اپنے نفس پر قابو رکھنا اور حُبِّ جاہ سے بچانا ناممکن تو نہیں اَلبتہ مشکِل ضَرور ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے مُعاشرے میں عموماً یہ کمزوریاں پائی جاتی ہیں کہ مؤذِّن صاحب اپنے آپ کو مؤذِّن کے بجائے نائب امام کہنا اور کہلوانا پسند کرتے ہیں حالانکہ مؤذِّن ہونا بھی بہُت بڑی سعادت ہے کہ اسی سعادت نے مؤذِّنِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کعبۂ مشرفہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی چھت پر اذان دینے کے شرف سے باریاب کیا مگر افسوس صد کروڑ افسوس!دُنیوی عزت و حُبِّ جاہ کے طلبگار مؤذِّن کہلوانا گوارا نہیں کرتے۔یونہی بعض مؤذِّنین مائیک پر ٹھہر ٹھہر کر اور خوبصورت لہجے میں اذان دیتے ہیں اور بغیر مائیک کے اذان دینے کا انداز ہی بدل جاتا ہے۔

اِسی طرح امام صاحب بھی امام کہلوانے کے بجائے خطیب صاحب بلکہ بعض تو جب تک خطیبِ اعظم نہ کہلوائیں ان کے دل کو تسکین نہیں ہوتی حالانکہ امام ہونا وہ شرفِ عظیم ہے کہ جسے بارگاہِ مصطفٰے سے فیض ملا ہے لیکن

www.dawateislami.net

ہمارے اَئمہ (اَ۔اِم۔مَہ) حضرات امام کے بجائے خطیب کے لقب کو پسند کرتے ہیں شاید اس لیے کہ ہمارے مُعاشرے میں امام کے بجائے خطیب کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔اسی طرح خطیب صاحب کا بلاضرورت یہ کہنا کہ "فقیر فُلاں مسجد میں جُمعہ پڑھاتا ہے۔" اس میں بھی حُبِّ جاہ کا عُنصر ہو سکتا ہے ورنہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ "فقیر فُلاں مسجد میں جُمعہ ادا کرتا ہے۔" اسی طرح بیان میں بلاضَرورت اس طرح کے جملے کہنا کہ "کئی دن سے مسلسل بیانات کے سبب گلا ساتھ نہیں دے رہا"، "آج ہی فُلاں مُلک یا شہر کے دورے سے واپسی ہوئی ہے" وغیرہ وغیرہ مناسب نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حافِظ و قاری اور امام و خطیب ہونا کوئی معمولی بات نہیں یہ تو بَہُت بڑی سعادت ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں ان کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں لہٰذا ان حضرات کو چاہیے کہ اپنے اندر اِخلاص پیدا کریں تاکہ ان فضائل کو حاصل کر سکیں۔ لوگوں کو دِکھانے، اپنی علمیت کی دَھاک بٹھانے اور اپنا نام کمانے سے ہر دَم بچنے کی کوشش کریں کہ یہ ریاکاری ہے اور ریاکاروں کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت ہے چُنانچہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: (قیامت کے دن) ایک وہ شخص جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور

www.dawateislami.net

قرآن پڑھا، وہ حاضر کیا جائے گا (اللہ تعالیٰ) اس کو نعمتیں یاد دلائے گا، وہ نعمتوں کو پہچانے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ان نعمتوں کے مقابلے میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ کہے گا: میں نے تیرے لیے علم سیکھا، سکھایا اور قرآن پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے علم اس لیے پڑھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو تجھے کہہ لیا گیا۔ حکم ہو گا کہ اسے مُنہ کے بَل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت ہے: بے شک جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس سے جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمَّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ان ریاکاروں کے لیے تیار کی ہے جو قرآنِ پاک کے حافظ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کے لیے صدقہ کرنے والے، بیتُ اللہ کا حج کرنے والے اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہونگے۔[2]

نفلی روزہ اور صدقہ و خیرات کا پوشیدہ رکھنا

عرض: نفلی روزہ رکھنے اور صدقہ و خیرات کرنے والے اپنی نیکیاں کیسے چھپائیں؟

مدینہ

1 ...... مُسلِم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریاء... الخ، ص ۱۰۵٦، حدیث: ۱۹۰۵

2 ...... مُعجمِ کبیر، الحسن عن ابن عباس، ۱۲/ ۱۳٦، حدیث: ۱۲۸۰۳

www.dawateislami.net

اِرشاد: جس کو واقعی اپنی نیکیاں چھپانے کا شوق اور رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے بچنے کا خوف ہو تو وہ خود ہی اپنے لیے راہیں نکال لیتا ہے۔ جب انسان کو کسی اچھے کام کا جذبہ ہو اور وہ اس کے لیے پوری کوشش کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے کامیابی کی منزل تک پہنچا دیتا ہے چُنانچہ پارہ 21 سورۃُ العنکبوت کی آیت نمبر 69 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠ (۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضَرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

رہی بات نفلی روزہ دار کی کہ وہ اپنا روزہ کیسے چھپائے؟ تو اس کے لیے عرض ہے کہ روزہ ایک باطنی عبادت ہے جب تک روزہ دار خود نہ بتائے تو کسی دوسرے کو اس کے روزہ دار ہونے کا علم نہیں ہوتا اس لحاظ سے یہ تو ہے ہی پوشیدہ عمل اَلبتہ ایسے افعال سے بچا جائے جن سے روزہ دار ہونے کا دوسروں کو علم ہو مثلاً بار بار تھوکنا، ہونٹوں کو خشک رکھنا وغیرہ۔ ہاں! اجتماعی طور پر جہاں نفلی روزے رکھنے کا اہتمام ہو وہاں اپنے روزوں کو پوشیدہ رکھنا ممکن نہیں ہوتا اور اس میں حرج بھی نہیں کیونکہ جو مجبور ہے

www.dawateislami.net

وہ معذور ہے۔[1]

ایسے ہی نفلی صدقہ و خیرات کرنے والے اگر اپنے عمل کو چھپانا چاہیں تو ان کے لیے بھی بہت راستے ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ نظام الدین حسن بن محمد نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک گروہ نے اپنا عمل چھپانے میں اس قدر مُبالَغہ کیا کہ صدقہ لینے والے بھی ان کو نہ پہچانیں۔ اس لیے بعض تو اپنے صدقے کو اندھے کے ہاتھ میں دے دیتے۔ بعض اپنے صدقے کو فقیر کے راستے میں رکھ دیتے۔ بعض اپنے صدقے کو اس جگہ رکھ دیتے جہاں فقط فقیر بیٹھتا ہے اور فقط وہی اسے دیکھے حتّٰی کہ دینے والے کو بھی علم نہ ہو (کہ فقیر نے لے لیا ہے)۔ بعض اپنے صدقے کو سوئے ہوئے فقیر کے کپڑے سے باندھ دیتے۔ بعض اپنے صدقے کو کسی اور کے ہاتھ فقیر تک پہنچا دیتے۔[2]

اپنے روزوں اور صدقہ و خیرات کو پوشیدہ رکھنے والوں کے لیے حضرتِ

مدینہ

1 ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کئی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں رجبُ الْمُرَجَّب اور شَعبانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضانُ المبارَک سے مل جاتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... تفسیر غرائب القرآن، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۱، ۲/ ۵۰-۵۱

www.dawateislami.net

سَیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشاد بہترین نصیحت بنیاد ہے چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کا روزہ ہو تو وہ اپنے سر اور داڑھی میں تیل لگائے اور ہونٹوں پر بھی ہاتھ پھیرے تاکہ لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ یہ روزہ دار ہے اور جب دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو اور جب نماز پڑھے تو اپنے دروازے پر پردہ ڈال دے۔[1]

روزے اور صدقہ وخیرات پوشیدہ رکھنے کے واقعات

عرض: نفلی روزے اور صدقہ و خیرات کو پوشیدہ رکھنے کے حوالے سے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے کچھ واقعات بیان فرما دیجیے۔

اِرشاد: ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن جو بھی عمل کرتے محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر کام ریاکاری سے دُور اور اِخلاص سے معمور ہوا کرتا تھا، مگر افسوس! آج ہماری حالت یہ ہے کہ نامۂ اعمال میں دُور دُور تک نیکی کا نام و نشان نہیں ہوتا، اگر خوش قسمتی سے کوئی نیک عمل کر بھی لیں مثلاً کسی ایک دن کا نفلی روزہ ہی

مدینہ

1 ...... احیاءُ العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، الشطر الثانی...الخ، بیان ذم الریاء، ۳/۳۶۱

www.dawateislami.net

رکھ لیں تو پھولے نہیں سماتے، اس وقت تک سکون نہیں ملتا جب تک لوگوں کے سامنے اپنے روزہ دار ہونے کا اِعلان کر کے ان سے نیک نامی کی سند نہ لے لیں جبکہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سالہا سال سے روزہ دار ہونے کے باوجود لوگوں کو بتانا تو دُور کی بات اپنے گھر والوں تک کو خبر نہیں ہونے دیتے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ ابی عدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا داؤد طائی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُسلسل چالیس سال تک اس طرح روزے رکھتے رہے کہ ان کے گھر والوں کو بھی علم نہ ہو سکا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ریشم فروش تھے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ صبح گھر سے جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے جاتے، راستے میں (کسی فقیر کو) بطورِ صدقہ دے دیا کرتے اور گھر آ کر شام کے کھانے سے اِفطار فرما لیتے تاکہ گھر والوں کو آپ کا روزہ دار ہونا معلوم نہ ہو سکے۔ (1)

پوشیدہ صدقہ و خیرات کرنے کا جذبہ

خاندانِ اہلبیت کے چشم و چراغ حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ کے پوشیدہ صدقہ و خیرات کرنے کا جذبہ اور طریقہ ملاحظہ کیجیے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ بہت سے غُرباءِ اہلِ مدینہ کے گھروں میں اس قدر چھپا

مدینہ

1 ...... تاریخِ بغداد، باب الدّال، داود بن نصیر، ۸/۳۴۶

www.dawateislami.net

کر رقم بھیجا کرتے تھے کہ ان غُربا کو بھی خبر نہ ہوتی کہ یہ مال کہاں سے آتا ہے ؟ مگر جب آپ کا وِصال ہو گیا اور رات میں پوشیدہ ملنے والا مال غُربا نے نہ پایا تو ان کو پتا چلا کہ یہ مال بھیجنے والے حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا شَیْبَہ بن نَعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ 100 گھروں کی کفالت فرمایا کرتے تھے۔[1]

میرا نام کسی پر ظاہر نہ فرمائیں

اِسی طرح ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو اسمٰعیل بن نُجید نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے شیخ ابو عثمان حِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مجاہِدین کے لیے کچھ رقم کی ضرورت پڑی لیکن کہیں سے کچھ اِنتظام نہ ہو سکا، تو شیخ نے سَیِّدُنا ابنِ نُجید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید سے اس ضَرورت کو بیان فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً دو ہزار دِرہموں کی تھیلیاں لا کر شیخ کے قدموں پر ڈال دیں۔ شیخ بےحد خوش ہوئے اور بھری مجلس میں اس کا اِعلان فرما دیا اور لوگوں نے خوب واہ واہ کی مگر ابنِ نُجید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید کو انتہائی صدمہ ہوا کہ افسوس! میرا یہ عملِ خیر لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔ بےتابانہ بھری مجلس میں

[1] ......سیر اعلام النبلاء، علی بن ابی الحسین...الخ، ۵/۳۳۶-۳۳۷ ملخصاً

www.dawateislami.net

شیخ سے عرض کیا کہ حضور! مجھے میرا مال واپس کر دیجیے میں ابھی اس کو راہِ خدا میں خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ شیخ نے فوراً دِرہموں کی تھیلیاں ابنِ نُجید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کے سامنے ڈال دیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھیلیاں اُٹھا کر گھر لے آئے۔ حاضرینِ مجلس میں خوب چہ میگوئیاں ہوئیں۔ جب رات ہوئی اور شیخ اکیلے رہ گئے تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ نُجید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد پھر دو ہزار دِرہموں کی تھیلیاں لے کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے شیخ! آپ اس مال کو پوشیدہ طور پر خرچ فرمائیں اور میرا نام ہرگز کسی پر ظاہر نہ فرمائیں۔ یہ سُن کر شیخ ابو عثمان حِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پر حالتِ گریہ طاری ہو گئی اور فرمانے لگے کہ ابنِ نُجید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد! تیری ہمت پر صد آفرین ہے۔[1]

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی

عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

نمازی اور حاجی نیکیاں کیسے چھپائیں؟

عرض: نمازی اور حاجی کس طرح اپنی نیکیاں چھپائیں؟

اِرشاد: نماز ہو یا حج، زکوٰۃ ہو یا خیرات، کوئی سا بھی عملِ خیر ہو اُسے مخفی ہی رکھنے

مدینہ

1 ...... بستانُ المحدثین، ص ۲۵۲-۲۵۳ ملخصاً

www.dawateislami.net

میں اس کی حفاظت اور بقا ہے۔ فی زمانہ اپنی نیکیوں کو چھپانا بہُت مشکِل ہے مگر ناممکن نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: آدمی کا فرض نماز کے علاوہ (نفل) نماز اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔[1] مگر آہ! آج ہمارے دلوں میں سکون و اطمینان ہے نہ گھروں میں امن و سلامتی کہ فرائض و تحیۃ المسجد کے علاوہ بقیہ نماز و نوافل وغیرہ گھروں میں چھپ کر یکسوئی کے ساتھ ادا کر سکیں اور مزید یہ کہ بقیہ نماز گھر میں ادا کرنے پر لوگوں کی طرف سے بدگمانی انہیں گناہ میں مبتلا کر سکتی ہے لہٰذا بقیہ نماز بھی مسجد ہی میں پڑھ لیجیے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: اب فی زمانہ سُنّتوں کے مساجد ہی میں پڑھنے پر مسلمانوں کا عمل ہے اور اس میں کئی مصلحتیں ہیں کہ گھر جا کر سنّتیں ادا کرنے میں وہ اطمینان نہیں ہوتا جو مساجد میں ہوتا ہے اور لوگوں کی عادت کے خلاف کرنا باعثِ طعن و رُسوائی اور بدگمانیوں اور غیبتوں کا دروازہ کھولنا ہے۔ گھر میں سنّتیں (اور نوافل) ادا کرنے کا حکم صرف مستحب ہے مگر ان مصلحتوں کی رعایت کو اس حکم پر ترجیح دی جائے گی لہٰذا اب سنّتیں وغیرہ مساجد ہی میں ادا کی جائیں۔ ائمہ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔[2]

1 ...... بخاری، کتاب الاذان، باب صلاۃ اللیل، ۱/ ۲۶۰، حدیث: ۷۳۱

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۴۱۶ ملخصاً

www.dawateislami.net

ہاں! نفل نمازوں کی ادائیگی، تلاوتِ قرآنِ پاک اور وظائف وغیرہ جہاں تک ممکن ہو پوشیدہ طور پر ادا کیجیے اور ادا کرنے کے بعد بھی انہیں لوگوں سے مخفی رکھیے اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قبولیت کی دُعا کرتے رہیے۔ بسا اوقات شیطان لوگوں کو "تحدیثِ نعمت" کا جذبہ دِلا کر انہیں عبادات ظاہر کرنے پر اُکساتا ہے تو اچھے بھلے نیک و پارسا نظر آنے والے بھی "تحدیثِ نعمت" کہہ کر اپنی عبادات کے ڈَنکے بجانا شروع کر دیتے ہیں کہ "میں تو اتنے سال سے باجماعت نماز ادا کر رہا ہوں، اتنا عرصہ ہو گیا میری کوئی نماز قضا نہیں ہوئی، میں ہمیشہ پہلی صف میں نماز ادا کرتا ہوں، رات کو جب تک اٹھ کر تہجد ادا نہ کر لوں تو سکون ہی نہیں ملتا وغیرہ۔" اس طرح اپنے مُنہ میاں مٹھو بننے سے نیک اَعمال کا اجر و ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنانے کے منصوبے بھی دَھرے کے دَھرے رہ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر کوئی محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے عمل کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے خوش ہو کر لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لوگوں کے دل خود بخود اسے نیک ماننے لگتے ہیں۔

اپنے مُنہ مِیاں مٹھو بننے سے کیا فائدہ!

اِسی طرح حاجی کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اخلاص پیدا کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کی بے نیازی سے ڈرتا رہے اور یہ تصوّر کرے کہ نہ جانے میں حج کے مَناسِک اُس کے شایانِ شان ادا کر سکا ہوں یا نہیں، میں واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بھی مقبول حاجی ہو چکا ہوں یا نہیں۔ یقیناً حقیقی حاجی تو وہی ہے جس کا حج اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو چکا ہے ورنہ اپنے مُنہ مِیاں مٹھو بننے سے کیا فائدہ! جب حاجی اپنے اندر اس طرح خوف وخشیّت کی کیفیت پیدا کرے گا تو اسے اپنے آپ کو "حاجی" کہنے کہلوانے اور اپنے حج وعمرہ کی تعداد بیان کرنے کی خواہش ہی نہ رہے گی۔ اپنے مُنہ مِیاں مٹھو بننے کا شوق بہُت بُرا ہے کہ اس سے نیک اَعمال داؤ پر لگ جاتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک دانا غُلام اور اس کے نادان آقا کی عِبرت انگیز حِکایت مُلاحَظہ کیجیے:

نمک کی خاطر حج کا سودا

ایک غُلام اور آقا حج کر کے پلٹے، راہ میں نمک نہ رہا، نہ خرچ تھا کہ مول (قیمتاً) لیتے، ایک منزل پر آقا نے غُلام سے کہا: بقّال (سبزی فروش / کھانے پینے کا سامان بیچنے والے) سے تھوڑا سا نمک یہ کہہ کر لے آؤ کہ "میں حج سے آیا ہوں۔" چُنانچہ وہ گیا اور یہ کہہ کر تھوڑا سا نمک لے آیا۔ دوسری منزل پر آقا نے پھر بھیجا اور کہا: اس بار یوں کہو کہ "میرا آقا حج سے آیا ہے۔" چُنانچہ اس بار بھی غُلام یہ کہہ کر تھوڑا سا نمک لے آیا۔ تیسری منزل پر

www.dawateislami.net

آقا نے پھر بھیجنا چاہا، تو غُلام (جو کہ حقیقتاً آقا بننے کے قابِل تھا اُس) نے جواب دیا: پَرسوں نمک کے چند دانوں کے بدلے اپنا حج بیچا، کل آپ کا بیچا، آج کس کا بیچ کر لاؤں؟[1]

ایک جُملے میں دو حج ضائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی وہ غُلام بہُت دانا تھا، اس نے اپنے آقا اور آج کل کے ہر حاجی صاحب کو کتنی زبردست اور عِبرت انگیز بات بتائی کہ اپنے حج کا اِعلان کر کے نمک حاصل کرنا گویا کہ اپنا حج ہی بیچ دینا ہے۔ اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک شخص کے یہاں دعوت میں تشریف لے گئے، میزبان نے خادِم سے کہا: ”اُن برتنوں میں کھانا کھلاؤ جو میں دوبارہ (دوسرے) حج میں لایا ہوں۔“ حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: مسکین! تُو نے ایک جُملے میں اپنے دو حج ضائع کر دیئے۔[2]

ریاکاری کے خوف سے نیک عمل ترک کرنا کیسا؟

عرض: کوئی شخص اس اندیشے سے نیک عمل ترک کر دے کہ جب ریاکاری، تکبر

مدینہ

1 ...... فضائلِ دُعا، ص ۲۸۱ ملخصاً

2 ...... فضائلِ دُعا، ص ۲۸۱ ملخصاً

www.dawateislami.net

اور خود نُمائی وغیرہ سے نیک عمل اَکارَت ہو جاتے ہیں تو ان کو بجالانے کا کیا فائدہ، کیا ایسا کرنا دُرُست ہے ؟

اِرشاد: ریاکاری، تکبر اور خود نُمائی وغیرہ آفات کی وجہ سے نیک عمل ترک کر دینا دانشمندی نہیں بلکہ سراسر نادانی اور وسوسۂ شیطانی ہے۔ اس شیطانی وسوسے کو دور کرتے ہوئے نیک اعمال چھوڑنے کے بجائے اپنی نیت درست کرنی چاہیے کیونکہ اگر ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ریاکاری کے خوف سے عمل چھوڑ دینے والے شخص کی مثال اس غلام کی طرح ہے جسے آقا نے ایسی گندم دی جس میں دیگر دانے بھی ملے ہوئے تھے اور کہا: اسے اچھی طرح صاف کر دو۔ غلام اس خوف سے کہ میں اسے اچھی طرح صاف نہ کر سکوں گا لہٰذا آقا کی بات پر سِرے سے عمل ہی چھوڑ دیتا ہے۔ تو ریاکاری کے خوف سے سِرے سے عمل ترک کرنا اخلاص کو ترک کرنا ہے اور ریاکاری کے ایسے خوف کا کوئی اِعتبار نہیں۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص ہو یا نہ ہو بہر صورت فرائض وواجبات بجالانے ہی میں فائدہ ہے۔ اِخلاص کے ساتھ کیے جانے والے اَعمال کا

---

1 ...... احیاءُ العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ترک الطاعت ... الخ، ۳/۳۹۵

www.dawateislami.net

فائدہ تو ظاہر ہے اور بغیر اِخلاص(یعنی ریاکاری وغیرہ) کے ساتھ کیے جانے والے نیک اَعمال کا اگرچہ ثواب نہیں ملتا مگر پھر بھی عبادات کی صحت (یعنی فرائض وواجبات وغیرہ کے ذِمّے سے ساقط ہو جانے) کا حکم دیا جائے گا ”مثلاً رِیا کے ساتھ نماز پڑھی تو نماز کی صحت کا حکم دیا جائے مگر چونکہ اخلاص نہیں ہے لہٰذا ثواب نہیں۔“[1] اور اگر رِیاکار سچّی توبہ کرلے تو اس کی بَرَکت سے گُزَشتہ ریاکاری کی نامقبول عبادات کے بارگاہِ الٰہی میں قبول ہونے اور ثواب ملنے کی اُمید ہے جیسا کہ مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: رِیا سے عبادت ناجائز(یعنی باطل) نہیں ہو جاتی بلکہ نامقبول ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر ریاکار آخر میں ریا سے توبہ کرے تو اس پر ریا کی عبادت کی قضا واجب نہیں بلکہ اس توبہ کی بَرَکت سے گُزَشتہ نامقبول ریا کی عبادات بھی قبول ہو سکتی ہیں (اور چونکہ) مطلقاً ریا سے خالی ہونا بہت مشکل ہے (لہٰذا) کوئی شخص ریا کے اندیشے سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔[2] بہر حال نیک اَعمال ترک نہ کیے جائیں بلکہ ان میں پائی جانے والی بُرائیوں کو دُور کیا جائے جو اَجر و ثواب

---

1. بہارِ شریعت، ۳/۶۳۶-۶۳۷، حصّہ: ۱۶
2. مرآۃُ المناجیح، ۷/۱۲۷

www.dawateislami.net

میں کمی یا محرومی کا باعث ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِخلاص کے ساتھ نیکیاں کرنے اور ان پر اِستقامت پانے کی توفیق عطا فرمائے ،اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

مصنفین و شُعراء کا نام و تخلص اِستعمال کرنا

عرض: مصنّفین و مؤلفین کا اپنی کُتُب پر نام لکھنا، شُعراء کا اپنے کلام میں تخلُّص استعمال کرنا کیسا ہے؟

اِرشاد: مصنف یا شاعِر کی شخصیت اگر اس قدر معروف اور مُستند ہو چکی ہو کہ لوگ کتاب یا کلام میں اس کا نام و تخلُّص[1] دیکھ کر ہی اسے لے لیں گے اور پڑھیں گے تو اب دینی فوائد کے پیشِ نظر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنا نام و تخلُّص استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی شخصیت ہے کہ آپ کا نام و تخلُّص جس کتاب یا کلام میں ہو اسے قبولیت کے بارہ چاند لگا دیتا ہے اور اگر آپ کا نام و تخلُّص نکال دیا جائے تو شاید بہت سے لوگ نہ

مدینہ

1 ...... تخلص کی تعریف: شاعر کا وہ مختصر نام جو وہ اپنے اَشعار میں استعمال کرتا ہے۔ (فیروز اللغات)

www.dawateislami.net

پڑھیں۔[1] مصنف یا شاعِر اس مقام پر پہنچنے کے بعد بھی نام ڈالتے وقت ایک سو ایک بار اپنی نیت پر غور کرلے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ عوام کا بھلا کرتے کرتے خود ریاکاری کے عَمیق گڑھے میں جا پڑے۔ حدیثِ پاک میں ہے: لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو غیر کی دنیا کے لیے اپنی آخرت خراب کردے۔[2]

اگر کوئی مصنف یا شاعِر اس قدر مشہور و معروف نہیں اور نہ ہی اس کے نام کے سبب کتاب لینے اور پڑھنے والوں کی تعداد میں کوئی اضافہ ممکن ہے تو اسے خوب غور کرلینا چاہیے کہ کونسا جذبہ اسے نام و تخلُّص لکھنے پر اُبھار رہا ہے؟ بغیر نام و تخلُّص کے کتاب و کلام چھاپنے پر قلبی صدمہ کیوں ہو رہا ہے؟ اگر اس کا اپنی تحریر یا کلام سے مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور لوگوں کی اِصلاح کرنا ہے تو وہ بغیر نام و تخلُّص کے بھی ہو سکتی ہے، البتہ یہاں یہ یاد رکھیں کہ نام لکھنے میں بہت سی اچھی نیتیں ہو سکتی ہیں، ہم اپنے عمل پر غور

---

1 ...... شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شخصیت بھی ایسی ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا نام جس کتاب یا رسالے پر ہوتا ہے تو اسے قبولیت کے بارہ چاند لگا دیتا ہے، لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتب و رسائل پڑھ کر لاکھوں لاکھ لوگوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہو چکا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... شُعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ وترک الریاء، ۵/ ۳۲۵، حدیث: ۶۹۳۸

www.dawateislami.net

کریں، دوسروں پر بدگمانی نہ کریں کہ یہ حرام ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالامال فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مصنف اور نعت خواں رِیاکاری سے کیسے بچیں؟

عرض: مصنف، کالم نِگار، شاعر اور نعت خواں رِیاکاری سے کیسے بچیں؟

اِرشاد: مصنف ہو یا کالم نِگار، شاعر ہو یا نعت خواں، عام ہو یا خاص سبھی کو چاہیے کہ رِیاکاری سے بچنے کے لیے اپنی نیّتوں کو درست رکھیں۔ ہر قول و فعل سے پہلے خوب غور و فکر کرنے کی عادت بنائیں کہ اِس سے اُس کا مقصد کیا ہے؟ اگر اس میں دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نیّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ بارگاہِ الٰہی میں وُہی عمل مقبول ہوتا ہے جو فقط رِضائے الٰہی کے لیے کیا جاتا ہے۔لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کیے گئے نیک عمل کا قبول ہونا تو ایک طرف رہا اُلٹا عذابِ جہنّم کا باعث ہو سکتا ہے۔اس طرح غور و فکر کرنے کی عادت بنانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی تحریر و تقریر بلکہ ہر قول و فعل رِیاکاری کی آفت سے دُور اور اِخلاص کی دولت سے مَعْمور ہو جائے گا۔

اگر آپ اپنی تحریر کے ذریعے مسلمانوں کی اِصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس

www.dawateislami.net

کے لیے نرم و ہمدردانہ اور مَصلحت بھرا اَنداز اپنانے کی کوشش کیجیے، تحریر میں ہرگز ایسے الفاظ اِستعمال نہ کیجیے جن سے اپنی بڑائی اور خودستائی کا اِظہار ہو مثلاً ”اس موضوع پر میری تحریر حرفِ آخِر ہے، میں نے اس تحریر میں ہزاروں کُتُب کا نچوڑ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے، میری یہ کتاب آپ کو دیگر کُتُب سے بے نیاز کر دے گی“ وغیرہ۔ یاد رکھیے! اگر کوئی اس انداز سے عزت کمانا یا عوام میں اپنی علمیت کا لوہا منوانا چاہے تو یہ اس کی بھول ہے کیونکہ لوگ ایسے مصنفین کو بالکل پسند نہیں کرتے۔ بہر حال اگر کسی کی تحریر میں اس قسم کے اَلفاظ پائیں خصوصاً معروف علماء اور بزرگانِ دین کی کتابوں میں تو ان کے بارے میں اپنے دل میں ہرگز ہرگز بدگمانی نہ لائیں کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک کی نیت وارادے سے باخبر ہے۔

اِصلاح کرنے کا بہترین طریقہ

اگر آپ اپنی تحریر کے ذریعے کسی غَلَطی کرنے والے کی اِصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے بالمشافہ (براہِ راست) تنہائی میں اس سے رابِطہ کیجیے اور نرمی سے اسے سمجھائیے کہ سب کے سامنے اِصلاح کرنا گویا اسے ذَلیل و رُسوا کرنا ہے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو درداء

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذَلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزیّن (آراستہ) کر دیا۔[1] اگر آپ پہلے رابِطہ کرنے کے بجائے اس کارد لکھ کر چھاپ دیں اور پھر اس سے توبہ کا مُطالَبہ کریں تو اس طرح قبولِ حق کے اِمکانات بَہُت کم ہوتے ہیں۔ اس طرح سامنے والا اِصلاح قبول کرنے کے بجائے مقابلے پر اُتر آتا ہے لہٰذا مصنفین اور کالم نِگاروں کو چاہیے کہ اپنی تحریر میں خلوصِ نیت کے ساتھ حکمت بھرا انداز اپناتے ہوئے خود کو رِیاکاری، خود سِتائی اور حُبِّ جاہ سے بچانے کی کوشش کریں۔

اِسی طرح نعت خواں اسلامی بھائیوں کو اچھی آواز کے ساتھ ساتھ اگر بھرپور اخلاص کی دولت بھی میسر آجائے تو سونے پہ سُہاگا ہے۔ آج کل نعت خوانی جیسے مقدس کام کو بھی بعض نعت خوانوں نے محض ایک رَسم اور کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے۔ اگر انہیں کوئی مالدار، سرمایہ دار دعوت دے تو وہاں سر کے بل پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دَورانِ نعت جُوں جُوں نوٹوں کی برسات ہوتی ہے تو وہ مچلنے لگتے ہیں، ان پر وَجد کی سی کیفیت طاری ہونے لگتی ہے، اَشعار کا تکرار ہونے لگتا ہے، کبھی کوئی شعر سیٹھ صاحب

مدینہ

[1] ...... تنبیہُ الغافلین، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص ۴۹

www.dawateislami.net

کی نذر کرتے ہیں تو کبھی حاجی صاحب کی الغرض ان کا مائیک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اگر کوئی غریب و نادار، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عاشقِ زار اپنے گھر میں محفلِ نعت کا اِہتمام کرے اور انہیں بلائے تو ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا، متعدد محافل میں شرکت کی وجہ سے انہیں تھکاوٹ بھی ہو جاتی ہے اور مُسلسل نعتیں پڑھنے کے سبب گلا بھی خراب ہو چکا ہوتا ہے۔ ایسے نعت خوانوں کو غور کرنا چاہیے کہ کیا اسی کا نام اِخلاص ہے؟ کیا اسی کو عشقِ رسول کہتے ہیں؟ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے نعتیں پڑھنی ہیں تو امیر و غریب کے ہاں جانے میں فرق کیوں؟ بڑی محفل اور گھر کی محفل میں نعت پڑھنے کے انداز میں فرق کیوں؟ رضائے الٰہی تو ان چیزوں کے بغیر بھی حاصل ہو سکتی ہے بلکہ مزہ تو اسی میں ہے کہ کوئی آئے یا نہ آئے، ایکو ساؤنڈ ہو یا نہ ہو، آپ نعت پڑھے جا رہے ہوں۔ شہنشاہِ سخن، اُستاذِ زَمن مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان کیا خوب فرماتے ہیں: ؎

دل میں ہو یاد تِری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خَلوت میں عجب اَنجمن آرائی ہو (ذوقِ نعت)

اپنے علم، ہنر اور فن کو ظاہر کرنا کیسا؟

عرض: کیا نیکیوں کی طرح علم، ہنر، فن، صَلاحیت، دولت اور عہدے وغیرہ کو

www.dawateislami.net

بھی چھپانا چاہیے؟

اِرشاد: کوئی علم ہو یا فن، ہنر ہو یا صَلاحیت، دولت ہو یا عہدہ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ہیں۔ انہیں لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے اور پوشیدہ رکھنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر واقعی ان چیزوں کو ظاہر کرنے کی حاجت ہے تو ظاہر کر سکتے ہیں مثلاً اگر کوئی شخص عالِم ہے اور وہاں پر بد مذہبیت اور فِتنوں کا ظہور ہو رہا ہے تو اب اس عالِم پر فرض ہے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے اور ان فِتنوں اور بد مذہبیت کا سدِّباب کرے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو وہ وعیدِ شدید کا مستحق ہو گا چُنانچہ مکّی مَدَنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جب فتنے یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو عالِم کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ ہی نَفْل۔[1]

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار

اَعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں (حدائقِ بخشش)

---

1 ...... الجامع لاخلاق الراوی، باب اتخاذ المستملی، املاء فضائل الصحابة...الخ، ص ۳۵۷، حدیث: ۱۳۵۲

www.dawateislami.net

عالِم کا اپنا علم ظاہر کرنے کی صورتیں

شَیْخُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حجر ہیتمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر کوئی عالم ایسے شہر میں جائے جہاں کے رہنے والے لوگ اس کے علم اور اطاعت کو نہ جانتے ہوں تو اسے اس بات کا اِختیار ہے کہ ان کے سامنے اس نیت سے اپنا علم و تقویٰ ظاہر کرے کہ وہ لوگ اسے قبول کر لیں اور اس سے نَفع اٹھائیں، اس کی مثال حضرتِ سَیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وہ فرمان ہے جسے پارہ 13 سورۂ یوسف کی آیت نمبر 55 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآىٕنِ الْاَرْضِۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ(۵۵)

ترجمۂ کنز الایمان: یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

اِسی طرح اگر کوئی جاہل یا دُشمنی رکھنے والا اس کے علم کا اِنکار کر دے تو اسے اس آیتِ مُبارَکہ سے اِستدلال کرتے ہوئے اپنے علم کے بارے میں بتانے کا اِختیار ہے تاکہ اس دُشمنی رکھنے والے کی ناک خاک آلود ہو جائے اور لوگ اسے قبول کرتے ہوئے اس کے عُلُوم سے نَفع اٹھائیں۔(1)

---

(1)...... الزواجر، الباب الاوّل فی الکبائر... الخ، الکبیرۃ السادسۃ والاربعون... الخ، ۱/۲۰۲-۲۰۳

www.dawateislami.net

اگر کوئی ایسی صورت نہ ہو تو پھر بِلا وجہ اپنے علم و فضل کا اِظہار نہ کیا جائے، مثلاً میں عالِم و فاضِل ہوں، میں بھی فُلاں شیخ الحدیث صاحب کا شاگرد ہوں، ہم نے بھی عُلَما کے جوتے سیدھے کیے ہیں وغیرہ کہ اس سے حُبِّ جاہ، رِیاکاری اور غرور و تکبر میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہی مُعاملہ ہنر، فن، صلاحیت، دولت اور عہدے وغیرہ کے اِظہار کا بھی ہے۔ اگر ان چیزوں کے اِظہار کی کوئی خاص ضرورت و حاجت نہیں تو پھر بِلا وجہ ان کو ظاہر نہ کیا جائے کہ اس سے خود سِتائی، حُبِّ جاہ اور دیگر کئی باطنی اَمراض کی گناہ والی صورتوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ بِلا ضرورت نعمتوں کے اِظہار سے ویسے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان نعمتوں کی حفاظت ہو اور حاسدین سے بچا جا سکے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تم پر اپنی نعمتوں کو پوشیدہ رکھنا لازم ہے (حسد سے بچنے کے لیے) کیونکہ ہر ذِی نعمت پر حسد کیا جاتا ہے۔[1]

ڈاکٹر، سرجن، انجینئر اور پروفیسر

عرض: ڈاکٹر، سرجن، انجینئر اور پروفیسر وغیرہ کس طرح تعریف اور شہرت کی محبت سے بچ سکتے ہیں؟

---

1 ...... روح البیان، پ ۳۰، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/۴۵۹

www.dawateislami.net

اِرشاد: ڈاکٹر، سرجن، انجینئر اور پروفیسر وغیرہ حضرات میں عموماً حُبِّ جاہ کا غلبہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا ان کی تعریف کرے تو بہُت خوب ورنہ یہ بیچارے خود اپنے کارنامے بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں مثلاً اگر کوئی ڈاکٹر ہے تو کہے گا کہ فُلاں مریض اتنے ڈاکٹروں کے پاس گیا، کہیں اِفاقہ نہ ہوا بِالآخر میرے پاس آیا تو دو دن میں ٹھیک ہو گیا۔ فُلاں مریض لاعِلاج[1] تھا مگر میری دوا سے چند دنوں میں اس کی بیماری رفع دفع ہو گئی۔ یہی معاملہ سرجن کا ہے یہ اپنی تعریف میں یوں گویا ہوتا ہے کہ ایک مریض کا کیس فُلاں سرجن نے خراب کر دیا تھا، مریض بے چارہ شدّتِ درد سے تڑپ رہا تھا، لوگ اسے میرے پاس لے آئے، میں نے اس کا آپریشن کیا تو کامیاب ہو گیا، اب وہ مریض چلتا پھرتا ہے۔[2] اگر ڈسپنسر ہے اور شرعاً

---

❶ ...... کسی بیماری کو اس معنیٰ میں لاعلاج قرار دینا شرعاً درست نہیں کہ اس کا علاج ہی نہیں ہے کیونکہ موت کے سِوا کوئی بھی ایسی بیماری نہیں جس کی دَوا نہ ہو جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچا دی جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء... الخ، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۲۲۰۴) ہاں! یہ بات الگ ہے کہ کئی اَمراض کا علاج اَطِبّا اب تک دریافت نہیں کر پائے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

❷ ...... بِلاحاجتِ شرعی کسی کی خامی یا کمزوری دوسرے کے آگے بیان کرنا غیبت و گناہ ہے، البتہ بعض ڈاکٹر اور سرجن بد عُنوان بھی ہوتے ہیں، اگر ایسے ڈاکٹروں اور سرجنوں سے کسی مریض کو بچانا مقصود ہو تو اس نیت سے ان کی کمزوری یا خامی صِرف اُس کے آگے بیان کرنا جسے بتانے میں مصلحت ہو تو اس صورت میں بتانے والا گنہگار نہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

علاج کرنے کا اہل نہیں تو یہ بھی اس معاملے میں کسی سے کم نہیں، اس کو بھی موقع ملے تو اپنے آپ کو ڈاکٹر لکھنے اور کہنے سے نہیں چونکتا۔(1) انجینئر اور پروفیسر حضرات بھی بد قسمتی سے اسی زُمرے میں آتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ حُبِّ جاہ کی نُحُوست عام ہوتی جا رہی ہے، اپنی تعریف کی خواہش تو ہر ایک کو ہوتی ہے مگر ان لوگوں میں یہ چیز زیادہ پائی جاتی ہے۔ اپنا نام بھی ڈاکٹر، سرجن، انجینئر اور پروفیسر کہے بغیر نہیں لیتے۔ ان سب کو چاہیے کہ جہاں عہدہ ظاہر کرنے کی ضَرورت وحاجت نہ ہو تو وہاں بِلا وجہ اس کا اِظہار نہ کریں، اپنی واہ وا کرانے کے لیے اپنی تعریفیں اور دوسروں کی خامیاں بیان کر کے ان کی تذلیل نہ کریں۔ یہ چند باتیں عُمومی اِعتبار سے عرض کی گئی ہیں، ہر ایک ایسا ہو یہ ضروری نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور مخلص بندے بھی اس دھرتی پر موجود ہیں۔

سادہ لباس پہننے کی فضیلت

عرض: بعض لوگ دولت مند ہونے کے باوجود عام سا لباس پہنتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

---

(1)...... انسان جس وصف کا اہل نہ ہو اس وصف سے اپنی تعریف کرنا یا سننا پسند کرنا مذموم صفت اور حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: اگر کوئی اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ ان فضائل سے اس کی ثنا کریں جو اس میں نہیں جب تو صریح حرام قطعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۵۹۷)

www.dawateislami.net

اِرشاد: اگر کوئی شخص بطورِ عاجزی و اِنکساری سادہ لباس پہنتا ہے تو یہ قابلِ تعریف ہے۔ یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو عُمدہ لباس پہننے کی طاقت رکھنے کے باوجود محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے عاجِزی واِنکساری اِختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہنتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت ان کو جنّتی لباس پہنائے گا چُنانچہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو باوُجُودِ قدرت اچھے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔[1]

اگر کوئی عمدہ لباس اس نیت سے پہنے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا اِظہار ہو تو یہ بھی جائز ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ اس کو پسند فرمایا ہے چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: بے شک اللہ تعالیٰ یہ بات پسند فرماتا ہے کہ بندے پر اس کی نعمت کا اَثر دکھائی دے۔[2]

لباسِ شہرت باعثِ ذِلّت

ہاں! اگر کوئی عُمدہ لباس یا انتہائی سادہ لباس اس نیت سے پہنے کہ لوگ اس کو

مدینہ

1 ...... ابو داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

2 ...... مستدرک حاکم، کتاب الاطعمة، ان اللہ تعالی یحب...الخ، ۵/۱۸۵، حدیث: ۷۲۷۰

www.dawateislami.net

مالدار یا سادگی کا شاہکار جانیں، اس کی تعریف کریں اور اس کی عزت و تکریم بجالائیں تو اس صورت میں ایسا لباس پہننے کی مُمانعت ہے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے (دُنیا میں) شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو ذِلَّت کا لِباس پہنائے گا۔[1]

لباسِ شُہرت سے مُراد

اِس حدیثِ پاک کے تحت صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لباسِ شہرت سے مُراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص دَرْوِیش نہ ہو وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے دَرْوِیش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور عُلَما کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اِظہار ہو۔[2] معلوم ہوا کہ اچھی نیت سے نیا اور عُمدہ لباس پہننا اور دل میں فَرحت محسوس کرنا شرعاً مذموم نہیں کہ یہ ایک فِطری عمل ہے۔ ہاں! نُمود و نمائش کی نیت سے نیا اور عمدہ لباس پہننا اور پھر

---

1. ابنِ ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شھرۃ من الثیاب، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۳۶۰۶
2. بہارِ شریعت، ۳/ ۴۰۴، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

دوسروں پر اس کا اِظہار کرنا خودنُمائی وغیرہ آفات میں مبتلا ہونے کی وجہ سے منع ہے۔

کَلَف دار لباس کا اِستعمال

عرض: کیا اِستری کیے ہوئے اور کَلَف دار لباس پہننے سے بھی بڑائی کا اِظہار ہوتا ہے؟ نیز کلف دار کپڑے پہننے والا کیا نیت کرے؟

اِرشاد: جی ہاں! اِستری کیے ہوئے اور کَلَف دار لباس پہننے سے بھی بڑائی کا اِظہار ہو سکتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی ایسا لباس پہن کر لوگوں کے سامنے فخریہ انداز میں چلے، اپنے لباس کی تعریف کرے یا دوسروں سے اپنے لباس کی تعریف سننے اور اچھی جگہ پر بیٹھنے کی خواہش کرے تو یہ تکبر یا فخر کی علامات ہو سکتی ہیں جن سے بچنا چاہیے، ہاں! اگر یہ کیفیات نہ ہوں تو پھر ایسا لباس پہننے میں حرج نہیں چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد سوم صَفْحَہ 409 پر ہے: اتنا لباس جس سے سترِ عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اِظہار کیا جائے یہ مستحب ہے، خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا

www.dawateislami.net

مباح ہے۔ اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اِترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظرِ حقارت سے دیکھے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے اور تکبر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے، تکبر ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آ گیا لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بُری صفت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اچھا اور عمدہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں جبکہ کوئی بُری نیت نہ ہو لہٰذا جب بھی اچھا اور عمدہ لباس پہنیں تو بُری نیت سے بچتے ہوئے کوئی نہ کوئی اچھی نیت ضرور کر لیجیے تاکہ یہ لباس پہننا بھی کارِ ثواب بن جائے، مثلاً یہ نیت کر لیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندے پر ظاہر ہو اس لیے میں اچھا اور عمدہ لباس پہن رہا ہوں، ایسے ہی جُمعہ، عیدین یا کسی اور خاص دینی موقع پر پہنتے وقت ان دنوں کی عظمت اور شعائرِ اسلام کی تعظیم کی نیت کر لیجیے۔

لباس سنّتوں سے مُزین رہے اور
عِمامہ ہو سر پر سجا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

www.dawateislami.net

خوشبو لگانے میں اچھی نیت کی صورت

عرض: خوشبو لگانا کیسا ہے؟ نیز خوشبو لگاتے وقت اچھی نیت کیسے کی جائے؟

اِرشاد: خوشبو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں سے ایک بہُت ہی پیاری نعمت ہے لہٰذا اچھی نیت سے اس کا استعمال کیا جائے۔ یادر کھیے! بغیر کسی نیت کے اِس کا اِستِعمال مُباح (یعنی نہ ثواب نہ گناہ) ہے مگر اچھی اچھی نیتوں سے یہ مُباح کام بھی اجرو ثواب کا ذریعہ بن سکتا ہے جیسا کہ مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق، شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: مُباح کاموں میں بھی اچّھی نیّت کرنے سے ثواب ملے گا، مَثَلًا خوشبو لگانے میں اِتّباعِ سنّت، تعظیمِ مسجِد، فَرحَتِ دِماغ (دِماغ کی تازگی) اور اپنے مسلمان بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دُور کرنے کی نیّتیں ہوں تو ہر نیّت کا الگ ثواب ملے گا۔(1)

خوشبو لگانے کی نیتیں

خوشبو لگانے سے قبل اپنے آپ کو ریاکاری سے بچانے اور اخلاص پانے کے لیے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں کر لیجیے بالخصوص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اِتّباعِ سنَّت کی نیت ضرور ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ یہ نیتیں بھی کی جا سکتی ہیں مَثَلًا بِسمِ اللہ شریف پڑھ کر لگاؤں گا، مُسلمانوں اور فرشتوں کو

(1) اَشعۃُ اللمعات، ۱/۳۷

www.dawateislami.net

خُوشبو سے فَرحَت (یعنی خوشی وسُرور) پہنچاؤں گا، خود سے بدبُو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت سے بچاؤں گا، نماز کے لیے زینت حاصِل کروں گا، خوشبو سُونگھ کر دُرُود شریف پڑھوں گا، خوشبو اِستعمال کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گا وغیرہ وغیرہ۔

دُنیا پسند کرتی ہے عطرِ گُلاب کو
لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

مُردار سے بھی زیادہ بدبودار خوشبو

اگر کسی بُری نیت مثلاً لوگوں کے سامنے اِترانے یا غیر عورتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی نیت سے خوشبو لگائی تو ایسا شخص گنہگار ہو گا اور وہ خوشبو بھی بروزِ قِیامت مُردار سے زِیادہ بدبودار ہو گی چُنانچہ مکّی مَدَنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے خوشبو لگائی تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی مہک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہو گی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کسی اور کے لیے خوشبو لگائی تو بروزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی بُو مُردار سے بھی زیادہ بدبودار ہو گی۔[1]

مدینہ

1 ...... مصنّف عبد الرزاق، کتاب الصیام، باب المرأة تصلی... الخ، ۴/ ۲۴۷، حدیث: ۷۹۶۳

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے لیے خوشبو لگانے کا مسئلہ

اسلامی بہنیں بھی اپنے گھر کی چار دیواری میں جہاں فقط شوہر یا محارِم ہوں وہاں ہر طرح کی خوشبو استِعمال کر سکتی ہیں۔ ہاں! یہ احتیاط لازمی ہے کہ دیوَر، جَیٹھ اور دیگر غیر مَحارِم تک خوشبو نہ پہنچے۔ اگر گھر سے باہر جائیں تو مہک والی خوشبو ہر گز نہ لگائیں جو غیر مَردوں کی توجُّہ کا باعِث بنے کہ عورت کے لیے ایسی خوشبو لگانے پر وعیدِ شدید ہے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو مُوسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: جب کوئی عورت خُوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تا کہ اس کی خُوشبو پائی جائے تو یہ عورت زانِیہ ہے۔[1]

قربانی کرنے میں ریاکاری سے کیسے بچیں؟

عرض: قربانی کرنے میں کیا نیت ہونی چاہیے؟ نیز قربانی کرتے وقت ریاکاری سے کیسے بچا جائے؟

اِرشاد: مَخْصُوص جانور کو مَخْصُوص دن میں بہ نیتِ تقرُّب (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے) ذبح کرنا قربانی ہے۔[2] قربانی کی اس تعریف سے ہی واضح ہے کہ قربانی محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے

مدینہ

1 ...... نسائی، کتاب الزینۃ، باب ما یکرہ للنساء من الطیب، ص۸۱۸، حدیث: ۵۱۳۶

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۲۷، حصّہ: ۱۵

www.dawateislami.net

کی جائے۔ اگر کسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے علاوہ لوگوں کو دِکھانے اور اپنی تعریف کروانے کی غَرَض سے قربانی کی تو ایسی قربانی بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں۔ قربانی کرنے والے صرف نیت کے اِخلاص اور دلوں کی پرہیز گاری کی رعایت سے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کر سکتے ہیں کیونکہ بارگاہِ الٰہی میں قربانی کے جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون بلکہ تقویٰ و پرہیز گاری ہی ایسی چیز ہے جو بارگاہِ الٰہی تک باریاب ہوتی ہے جیسا کہ پارہ 17 سورۃُ الحج کی آیت نمبر 37 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

لٰہذا ریاکاری سے بچتے ہوئے خلوصِ نیت کے ساتھ قربانی کا اِہتمام کرنا چاہیے۔ بلا حاجت دوسروں کو اپنے جانور کی قیمت بتانے، خوبیاں سنانے، نمائش کے طور پر گلیوں میں گھمانے اور لوگوں سے اس کی تعریف سُن کر خوشی سے پھولے نہ سمانے سے بچنے کی ہر دم کوشش کرنی چاہیے اور اگر ریاکاری یا حُبِّ جاہ کا اندیشہ محسوس ہو تو اس کے لیے قربانی کے جانور کو چوراہے میں باندھنے کے بجائے مویشیوں کے باڑے میں یا گھر کے کسی کونے

www.dawateislami.net

میں باندھیے تاکہ وہ حتَّی الاِمکان لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے۔ ذبح کرتے وقت بھی اپنے اِخلاص کو قائم رکھتے ہوئے خواہ مخواہ چرچا کرنے سے بچیے اور بارگاہِ الٰہی میں اِخلاص و تقویٰ کی بھیک مانگتے رہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ متقی اور پرہیز گار لوگوں کی ہی قربانی قبول فرماتا ہے چنانچہ پارہ 6 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 27 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔

ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار ستھرا
مجھے متقی تو بنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

حُبِّ جاہ و منصب کی خاطر نیکیوں کا اِظہار

عرض: حُبِّ جاہ و منصب کی خاطِر اپنی نیکیوں کا اِظہار کرنا کیسا ہے؟

اِرشاد: حُبِّ جاہ و منصب کی خاطِر اپنی نیکیوں کا اِظہار کرنا اِنتہائی خطرناک معاملہ ہے کہ اس سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اِس پر قابو پانے کے لیے احادیثِ مُبارکہ میں وارِد اِس کے نقصانات پر غور کریں چُنانچہ خَلق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: اُمَراء کے لیے ہلاکت ہے، منصب چاہنے والوں

www.dawateislami.net

کے لیے ہلاکت ہے، ذِمّہ داروں کے لیے ہلاکت ہے، قیامت کے دن کچھ قومیں ضَرور یہ تمنا کریں گی کہ ان کی پیشانیاں ثُریّا ستارے سے مُعلّق ہوتیں اور وہ زمین و آسمان کے درمیان لٹک رہے ہوتے اور انہیں کسی کام کا والی نہ بنایا جاتا۔[1]

اِسی طرح "حُبِّ جاہ" کی خاطر نیکیوں کا اِظہار کرنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی محبت کے ساتھ ملانے سے بچتے رہو۔ (خبر دار! کہیں) تمہارے اَعمال برباد نہ ہو جائیں۔[2]

نیک اَعمال کو اَکارت کرنے کے لیے شیطان مختلف حَربوں سے کام لیتا ہے۔ کبھی نیک کاموں کے ذریعے انسان کو حُبِّ جاہ اور شُہرت کا وسوسہ دِلاتا ہے تو کبھی نُمود و نُمائش اور عہدہ و منصب کے حصول کا خواب دکھاتا ہے تو یوں نادان انسان شیطان کے وَساوِس و فریب میں آکر اپنی عبادات کو ضائع کر بیٹھتا ہے۔ یاد رکھیے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں وہی اَعمال مقبول ہوتے ہیں جو

مـــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

1 ...... مستدرک حاکم، کتاب الاحکام، قاضیان فی النار...الخ، ۵/۱۲۳، حدیث: ۷۰۹۹

2 ...... فِرْدوسُ الْاَخبار، باب الالف، فصل فی التحریر والوعید، ۱/۲۲۳، حدیث: ۱۵۶۷

www.dawateislami.net

فقط اس کی رضا کے لیے کیے جائیں۔ محض لوگوں کو دِکھانے اور اپنی واہ وا کروانے کی نیّت سے پہاڑوں کے برابر بھی کیے جانے والے اَعمال بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتے جیسا کہ منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک عابِد (یعنی عبادت کرنے والے) نے ایک غار میں چالیس برس تک اللہ تعالٰی کی عبادت کی۔ فِرِشتے اُس کے اَعمال لے کر آسمانوں پر جاتے اور وہ قبول نہ کیے جاتے۔ فِرِشتوں نے عرض کی: ”اے ہمارے پَروَردگار! تیری عزّت کی قسم! ہم نے تیری طرف صحیح (اَعمال) اُٹھائے ہیں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے فِرِشتو! تم نے سچ کہا، مگر (عبادت میں اُس کی نیّت بُری ہوتی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اِس کا مقام (سب کو) معلوم ہو جائے (یعنی رِیا و شہرت کا طلبگار ہے)۔ (1)

ایک حرف کا ثواب جاتا رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک اَعمال کے ذریعے اپنی شہرت طلب کرنے والے کے چالیس سال کے نیک اَعمال اَکارت ہو گئے۔ لرز جائیے اور خدائے علیم و خبیر عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرتے ہوئے اپنے اَعمال کو زیورِ اِخلاص سے مُزین کرنے کی کوشش کیجیے۔ یاد رکھیے! اگر کسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے عمل شروع کیا پھر دَورانِ عمل اگر اس

مدینہ

(1) قوتُ القلوب، کتاب الزکوۃ، الباب السابع والثلاثون، ۲/۳۰۴

www.dawateislami.net

میں ریاکاری آگئی تو جس قدر رِیاکاری ہوئی اُسی قدر ثواب سے محرومی ہے اس ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحَظہ کیجیے چنانچہ تفسیرِ روح البیان میں ہے: ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرا گھر راستے میں تھا ایک رات میں نے سحری کے وقت اٹھ کر گھر کے بالاخانے میں سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کی، جب میں نے اس سورت کو ختم کیا تو تھوڑی دیر کے لیے وہیں سو گیا۔ خواب میں مَیں نے آسمان سے ایک شخص کو اُترتے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک صحیفہ ہے، اس نے وہ صحیفہ میرے سامنے کھولا تو اس میں سورۂ طٰہٰ تھی اور ہر حرف کے نیچے دس دس نیکیاں لکھی ہوئی تھی سوائے ایک حرف کے۔ میں نے اس حرف کو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ سے مِٹا ہوا ہے اور اس کے نیچے کوئی نیکی بھی دَرج نہیں، میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے یہ حرف بھی پڑھا تھا لیکن اس حرف کا نہ مجھے ثواب ملا ہے اور نہ ہی یہ حرف نامۂ اعمال میں لکھا گیا ہے۔ تو اس شخص نے کہا کہ تو نے سچ کہا، تو نے اس حرف کو پڑھا ہے اور ہم نے اسے لکھا بھی تھا مگر ہم نے عرش سے ایک مُنادی کو نِدا کرتے سنا کہ اس حرف کو مِٹا دو اور اس کا ثواب بھی ختم کر دو تو ہم نے اس کو مِٹا دیا۔ وہ بُزرگ کہتے ہیں کہ میں خواب میں رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم نے یہ مُعاملہ کیوں کیا؟ تو اس شخص نے کہا: دَورانِ تلاوت

www.dawateislami.net

تیرے سامنے سے ایک شخص کا گزر ہوا اور تونے اس کو سُنانے کے لیے یہ حرف زور سے پڑھا تھا اس لیے اس کا ثواب جاتا رہا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اَعمال لوگوں کو دِکھانے، سنانے اور شہرت پانے کی خواہش دل سے یکسر نکال دیجیے کہ اس خصلتِ بد کی وجہ سے نیک اَعمال میں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ دین وایمان کی تباہی اور دو جہاں میں ذِلّت و رُسوائی کا بھی اندیشہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا بشر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو شہرت چاہتا ہو اور اس کا دین تباہ اور وہ خود ذَلیل و رُسوا نہ ہوا ہو۔[2] یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اپنی شہرت کے خوف سے بہُت سی حِکمت بھری، نصیحت آموز اور نفع بخش باتیں بھی اپنی زبان پر نہ لاتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگوں کی صحبت اختیار کی اور ان کے دلوں میں حکمت کی ایسی باتیں گزرتی تھیں کہ اگر وہ انہیں زبان پر لاتے تو ان کو اور ان کے ساتھیوں کو نفع دیتیں مگر انہوں نے شُہرت کے خوف سے ان باتوں کو ظاہر نہیں کیا اور

م‍ـــــــــــــــــدینہ

1 ...... روح البیان، پ۱۰، الانفال، تحت الآیۃ: ۴۷، ۳/ ۳۵۵

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، الشطر الاوّل فی حب الجاہ و الشھرۃ، بیان ذم الشھرۃ وانتشار الصیت، ۳/ ۳۴۰

www.dawateislami.net

ان میں سے کوئی ایک راستے میں اَذِیّت دینے والی چیز دیکھتا تو اس کو صِرف اس لیے نہ ہٹاتا کہ کہیں شُہرت نہ ہو جائے۔[1]

خواہ دولت نہ دے کوئی ثَرْوَت نہ دے
چاہے عزّت نہ دے کوئی شُہرت نہ دے
تختِ شاہی نہ دے اور حکومت نہ دے
تُجھ سے عطّاؔر تیرا طلب گار ہے (وسائلِ بخشش)

بزرگانِ دِین کی شہرت کی وجہ

عرض: ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن جب سراپا اخلاص تھے، شہرت سے بچتے تھے تو پھر ان کے نیک اَعمال اور ان کی وِلایت کی شہرت کیسے ہوئی؟

اِرشاد: بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے عمل کرتے، اپنے اَعمال کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے اور شہرت سے بچتے تھے۔ رہی بات ان کی شہرت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلصین کے اَعمال کو لوگوں پر خود ظاہر فرما دیتا ہے اور ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے اور ان کی مقبولیت کو پھیلا دیا جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر تم میں سے کوئی شخص ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی روشندان، تب

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الجاه والریاء، الشطر الثانی من الکتاب... الخ، بیان ذم الریاء، ۳/ ۳۶۴

www.dawateislami.net

بھی اس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم رِیا کر کے اپنے ثواب کیوں برباد کرتے ہو؟ تم اِخلاص سے نیکیاں کرو خُفیہ کرو اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا، لوگوں کے دل تمہیں نیک ماننے لگیں گے، یہ نہایت ہی مُجَرَّب ہے۔ بعض لوگ خُفیہ تہجد پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجد خواں کہنے لگتے ہیں، تہجد بلکہ ہر نیکی کا نور چہرے پر نَمُودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مُشاہَدہ ہو رہا ہے۔ لوگ حضور غوثِ پاک، خواجہ اجمیری (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا) کو ولی کہتے ہیں کیونکہ رب تعالیٰ کہلوا رہا ہے یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظہور۔[2]

عہدہ یا منصب طلب کرنا کیسا؟

عرض: اپنی نیک نامی کا اِظہار کر کے کوئی عہدہ یا منصب طلب کرنا کیسا ہے؟ نیز تنظیمی ذمہ داری طلب کرنا کیسا ہے؟

اِرشاد: کوئی شخص کسی منصب کا اَہل ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا اَہل نہ ہو تو اُس

مدینہ

1 ...... مسندِ امام احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۷، حدیث: ۱۱۲۳۰

2 ...... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۴۵

www.dawateislami.net

کا اِس نیت سے اپنی نیک نامی کا اِظہار کرکے عہدہ ومنصب طلب کرنا کہ وہ اَحکامِ الٰہیہ قائم کرسکے تو ایسے شخص کے لیے منصب طلب کرنا نہ صرف جائز بلکہ کئی صورتوں میں واجِب ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قحطِ شدید میں مخلوق کو راحت وآسائش پہنچانے کی غرض سے منصب طلب فرمایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُبارَک قول کی حِکایت کرتے ہوئے پارہ 13 سورۂ یوسف کی آیت نمبر 55 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ(۵۵)

ترجمۂ کنز الایمان: یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ”احادیث میں طلبِ اِمارت (سرداری / حکومت) کی مُمانعت آئی ہے، اس کے یہ معنٰی ہیں کہ جب مُلک میں اَہل موجود ہوں اور اقامتِ اَحکامِ الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت اِمارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اَہل ہو تو اس کو اَحکامِ الٰہیہ کی اِقامت کے لیے اِمارت طلب کرنا جائز بلکہ

www.dawateislami.net

واجب ہے اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے، اُمّت کے مَصالِح (بھلائی والے کاموں) کے عالِم تھے، یہ جانتے تھے کہ قحطِ شدید ہونے والا ہے جس میں خَلْق کو راحت و آسائش پہنچانے کی یہی سبیل (راہ) ہے کہ عنانِ حکومت (حکومت کی باگ وڈور) کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لیے آپ نے اِمارت طلب فرمائی۔"

بھائیو! ہر دم بچو تم حُبِّ جاہ ومال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اِس چال سے (وسائلِ بخشش)

رہی بات تنظیمی ذمہ داری طلب کرنے کی تو اس کا طلب کرنا بھی مناسب نہیں کیونکہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے لیے ذمہ دار کے منصب پر فائز ہونا ضروری نہیں، ماتحت رہ کر بھی یہ کام ہو سکتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والا بنا دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عمل ظاہر ہونے پر خوش ہونا

عرض: پوشیدہ عمل کے لوگوں پر ظاہر ہو جانے کے بعد دل میں خوشی محسوس کرنا کیسا ہے؟

اِرشاد: اگر کسی نے اپنے عمل کو پوشیدہ رکھنے کی بھرپور کوشش کی اس کے باوجود

www.dawateislami.net

کسی نے اس کو عمل کرتے دیکھ لیا جس پر اسے دل میں خوشی محسوس ہوئی تو اس میں حرج نہیں بلکہ ایسے شخص کے لیے پوشیدہ عبادت اور عَلانیہ دونوں کا ثواب ہے چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا، ایک شخص آگیا اور یہ بات مجھے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حال میں دیکھا۔ اِرشاد فرمایا: اے ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، تمہارے لیے دو ثواب ہیں، پوشیدہ عبادت کرنے کا اور عَلانیہ کا۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: اے ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، تمہارے لیے دو اَجر ہیں: ایک پوشیدہ عمل کا تمہارے اخلاص کی بدولت اور دوسرا عَلانیہ عمل کا تمہاری اس عمل میں پیروی کیے جانے کی وجہ سے یا تمہاری عبادت پر خوشی اور اس کے تم سے ظاہر ہونے کی وجہ سے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عمل کے ظاہر ہو جانے پر اس اُمّید سے خوش ہونا کہ جس نے اسے یہ عمل کرتے دیکھا ہے وہ بھی اسی کی مِثل عمل

مدینہ

1 ...... مشکاۃُ المصابیح، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، ۲/ ۲۶۸، حدیث: ۵۳۲۲

www.dawateislami.net

کرے گا تو اس کے لیے بھی اس عمل کرنے والے کے برابر اجر ہو گا، یہی معنیٰ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمانِ عالیشان کا ہے: جو کوئی اچھا طریقہ ایجاد کرے تو اس کے لیے اس کا اَجر ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی اجر ہے۔[1] اور ظاہر ہے کہ اس کا خوش ہونا طبعی طور پر ہے جو کہ شریعت کے مطابق بھی ہے یعنی اسے یہ بات پسند ہے کہ کوئی اسے اچھی حالت میں دیکھے اور یہ بات ناپسند ہے کہ کوئی اسے بری حالت میں دیکھے، قطع نظر اس کے کہ اس کا یہ عمل ریاکاری اور عجب پسندی کے لیے ہو تو اس کی یہ حالت سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان کے موافق ہے کہ جسے اس کی نیکی خوش کرے اور بُرائی رنجیدہ کرے تو وہ مومن ہے۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴾ (پ۱۱، یونس:۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: ”تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔“ پس مومن اَعمال کی توفیق ملنے پر اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے غیر مومن کثرتِ مال پر خوش ہوتا ہے۔[3]

---

1. النهاية، باب الباء مع الدال، ۱۰۶/۱
2. مُعجمِ اوسط، من اسمہ احمد، ۴۵۱/۱، حدیث: ۱۶۵۹
3. مرقاةُ المفاتيح، كتاب الرقاق، باب الرياء والسمعة، الفصل الثانی، ۱۸۲/۹، تحت الحديث: ۵۳۲۲

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے آج ہمارا اپنی نیکیاں چھپانے کا ذہن ہی نہیں۔ خود نُمائی اور حُبِّ جاہ کی آفت اس قدر عام ہو چکی ہے کہ جب تک کسی کو اپنی نیکیاں بتا کر خوب داد و تحسین وصول نہ کر لیں تشفّی (تسلّی) ہی نہیں ہوتی اور اگر خوش قسمتی سے کوئی عمل پوشیدہ طور پر کر بھی لیں اور وہ کسی پر ظاہر ہو جائے تو اپنے کارنامے پر خوشی اور فخر سے پھولے نہیں سماتے جبکہ بعض بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن ایسے بھی گزرے ہیں جو بارگاہِ الٰہی میں اپنی اور اپنے اعمال کے پوشیدہ رہنے کی دُعائیں کیا کرتے تھے اور ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچنے کے خوف کا یہ عالَم تھا کہ اگر ان کی عبادت لوگوں پر ظاہر ہو جاتی تو وہ دنیا میں رہنا ہی گوارا نہ کرتے چُنانچہ

شُہرت کے بعد میں زندہ رہنا نہیں چاہتا

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ یافعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی "روض الریاحین" میں نقل کرتے ہیں: ایک بُزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ "**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! **مجھے اپنے فضل و کرم سے خوب نواز مگر مجھے لوگوں میں غیر معروف رکھ کہ لوگ مجھے نہ پہچانیں۔**" ایک رات وہ نماز میں گریہ وزاری فرما رہے تھے تو کچھ لوگوں نے دیکھا کہ ان کے سر پر ایک نورانی قندیل روشن ہے جس کی روشنی آنکھوں کو خِیرہ (حیران) کر رہی ہے۔ صبح ان کی

www.dawateislami.net

بارگاہ میں رات والی کرامت کا ذکر کیا گیا تو وہ بے چین ہو گئے کہ لوگوں پر ان کی عبادت کیوں ظاہر ہوئی؟ بے ساختہ اپنے ہاتھ بارگاہِ الٰہی میں اٹھا دیئے اور عَرْض کی: ”اے میرے رازدار پروردگار! میرا راز تو فاش ہو چکا، اب میں اس شُہرت کے بعد زندہ نہیں رہنا چاہتا۔“ یہ کہتے ہوئے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا۔ لوگوں نے ہِلا جُلا کر دیکھا تو ان کی روح قَفَسِ عُنْصَری (بدن) سے پرواز کر چکی تھی۔ (1)

راز فاش ہونے پر موت کی آرزو

مکاشفۃ القلوب میں نقل ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ وہ غلام دن کو اپنے آقا کی خدمت کرتا اور رات کو اللہ تعالٰی کی عبادت کرتا۔ کچھ مدّت کے بعد ایک رات اس کا آقا گھر میں چلتے چلتے غلام کے کمرے میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہے کہ کمرہ روشن ہے، غلام اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہے، اس کے سر پر آسمان و زمین کے درمیان ایک روشن قِندیل آویزاں (لٹکی ہوئی) ہے اور وہ بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ مُناجات کر رہا ہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھ پر میرے آقا کا حق اور دن کو اس کی خدمت لازم کر دی ہے، اگر یہ مصروفیت نہ ہوتی تو میں دن رات صرف تیری

مدینہ

1 ...... روض الریاحین، الحکایۃ الخمسون بعد الثلاث مئۃ، ص ٢٨٨

www.dawateislami.net

عبادت میں مصروف رہتا اس لیے اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میرا عُذر قبول فرمالے۔ آقا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، روشن قِندیل واپس چلی گئی اور مکان کی چھت مل گئی۔ یہ سارا منظر دیکھ کر آقا واپس آگیا اور سب ماجرا اپنی زوجہ کو سنایا۔ دوسری رات وہ اپنی زوجہ کو بھی ساتھ لے کر غلام کے دروازے پر آیا تو دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور قِندیل اس کے سر پر ہے، وہ دونوں کھڑے ہو کر یہ سب منظر دیکھتے اور روتے رہے۔ آخِرکار صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بلا کر کہا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آزاد ہو تاکہ تم جو عُذر پیش کر رہے تھے وہ دور ہو جائے اور تم یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکو۔ غلام نے یہ سن کر کہا: اے صاحبِ راز! راز تو کھل گیا، اس کے بعد میں زندگی نہیں چاہتا۔ پس اسی وقت وہ غلام گرا اور اس کی روح قالبِ خاکی (بدن) سے آزاد ہوگئی۔ [1]

نیکیوں کے اِظہار کی جائز صورتیں

عرض: نیکیوں کو مُطلقاً چھپانے کا حکم ہے یا ان کے اِظہار کی بھی کوئی صورت ہے؟

اِرشاد: نیکیوں کو حتَّی الْاِمکان پوشیدہ رکھنے ہی میں عافیت ہے مگر بعض صورتوں میں اچھی نیتوں کے ساتھ ان کے اِظہار کی بھی اجازت ہے، مثلاً ایسا شخص

1 ...... مکاشفۃُ القلوب، الباب الحادی عشر... الخ، ص۳۹ ملخصاً

www.dawateislami.net

جو لوگوں کا پیشوا ہو، لوگ اس سے عقیدت و محبت رکھتے ہوں اور نیک اعمال میں اس کی پیروی کرتے ہوں تو ایسے شخص کا لوگوں کی ترغیب کی نیت سے اپنے عمل کو ظاہر کرنا نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله اِبنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: پوشیدہ عبادت عَلانیہ عبادت سے افضل ہے اور جس کی لوگ پیروی کرتے ہوں اس کی عَلانیہ عبادت پوشیدہ عبادت سے افضل ہے۔ (1)

تحدیثِ نعمت کے طور پر علم و عمل کا اِظہار

اِسی طرح تحدیثِ نعمت (نعمت کا چرچا کرنے) کے طور پر بھی اپنے علم و عمل کو ظاہر کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: عالم کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ تحدیثِ نعمتِ الٰہی کے طور پر اپنا عالم ہونا ظاہر کرے تاکہ لوگ اس سے اِستِفادہ کریں۔ (2)

دوسروں کو سکھانے کی نیت سے نیک عمل کا اِظہار

ایسے ہی دوسروں کی تعلیم کے لیے بھی اپنے نیک عمل کا اِظہار کرنا جائز

مدینہ

1 ...... شعب الایمان، باب فی السرور بالحسنة والاغتمام بالسیئة، ۵/۳۷۶، حدیث: ۷۰۱۲

2 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الشھادات، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۷

www.dawateislami.net

ہے جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اپنی عبادات لوگوں کو دِکھانا تعلیم کے لیے یہ رِیا نہیں بلکہ عملی تبلیغ و تعلیم ہے، اس پر ثواب ہے۔ مَشائخ فرماتے ہیں: صِدِّیقین کی رِیا مُریدین کے اِخلاص سے بہتر ہے، اس کا یہی مطلب ہے۔[1]

لوگوں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے عمل کا اِظہار

اپنی ذات سے تہمت دور کرنے اور لوگوں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے بھی اپنے عمل کو ظاہر کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے کہ اگر نیک عمل فرائض میں سے ہو تو فرائض کے حق میں سے یہ ہے کہ اس کا اِعلان اور تشہیر کی جائے۔ رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض کو چھپانا نہیں چاہیے۔[2] کیونکہ یہ فرائض اِعلامِ اسلام (اسلام کا اظہار) اور شَعائرِ دین (دین کی نشانیوں) میں سے ہیں، اس لیے ان کا ترک کرنے والا مذمّت و مَلامَت کا مستحق ہوتا ہے لہٰذا ان کے اِظہار کے ذریعے تہمت کا اِزالہ ضروری ہے۔ اگر نفلی طاعت ہے تو اس کا حق یہ ہے کہ اسے مخفی رکھا جائے کیونکہ اس کے ترک پر

مدینہ

1 ...... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۲۷

2 ...... النهاية، باب الغين مع الميم، ۳/ ۳۴۸

www.dawateislami.net

تہمت اور مَلامَت نہیں ہوتی۔ اگر اس کے اِظہار سے بھی مقصود یہ ہو کہ لوگ اس کی اِقتدا کریں تو اس کا ظاہر کرنا بھی اچھا ہے۔ (1)

بزرگوں کے سامنے نیکیوں کا اِظہار

عرض: کن لوگوں کے سامنے اپنی نیکیوں کے اِظہار کی اجازت ہے اور کن کے سامنے نہیں؟

اِرشاد: عام حالات میں عوام الناس کے سامنے اپنے پوشیدہ نیک اعمال کے اِظہار کی حاجت نہیں کہ اس سے رِیاکاری، خود پسندی اور حُبِّ جاہ وغیرہ آفات میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ رہی خواص کی بات تو ان کے سامنے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنی نیکیوں کا اِظہار کیا جا سکتا ہے، مثلاً غیرِ عالم کا عالِمِ دین، مُرید کا اپنے پیر اور شاگرد کا اپنے استاد کے سامنے اس نیت سے اپنے پوشیدہ اَعمال بیان کرنا کہ اگر ان میں کوئی غَلَطی یا کوتاہی ہو تو یہ اِصلاح فرما دیں گے، نیز میرے ان اَعمال پر خوش ہو کر بارگاہِ الٰہی میں اِستقامت اور ان کی مقبولیت کی دُعا فرما دیں گے یا میرا ان کے سامنے کسی نیک عمل مثلاً مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافلے میں سفر وغیرہ کا ذکر کرنا دوسروں کی ترغیب کا سامان ہو گا تو یہ جائز ہے چُنانچہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ

مدینہ

1 ...... روح البیان، پ۳۰، الماعون، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/ ۵۲۳

www.dawateislami.net

مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اُمّتی کا نبی سے، مُرید کا شیخ سے، شاگرد کا استاد سے اپنی خُفیہ نیکیاں بیان کرنا رِیا نہیں بلکہ ان کی دُعا لے کر زیادہ قابلِ قبول بنانا ہے۔[1]

ترغیب یا تحدیثِ نعمت کے لیے نیکیوں کا اِظہار

عرض: کیا ہر ایک کو تحدیثِ نعمت اور دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے نیکیوں کو ظاہر کرنے کی اجازت ہے؟

اِرشاد: تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) اور دوسروں کو رَغبت دِلانے کی نیّت سے نیک عمل کا اِظہار تو کیا جا سکتا ہے مگر تحدیثِ نعمت یا دوسروں کی رغبت کے لیے اپنا پوشیدہ عمل ظاہر کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ کہیں یہ شیطان کی چال تو نہیں کیونکہ شیطان بڑا ہوشیار اور مکّار ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ تحدیثِ نعمت اور دوسروں کی رغبت کا وسوسہ دِلا کر رِیاکاری کی تباہ کاری میں مبتلا کر دے لہٰذا ہر ایک کو تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنے اعمال کے اِظہار کی اجازت نہیں، صرف وہی لوگ تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنے اَعمال ظاہر کر سکتے ہیں جو اس کے اَہل ہوں، اس مسئلے کی باریکیوں کو جانتے ہوں اور جن کے اَقوال واَفعال کی پیروی کی جاتی ہو تا کہ

مدینہ

1 ...... مِرآۃ المناجیح، ۳/ ۹۵

www.dawateislami.net

مخلوق کو ان کے عمل سے رغبت ملے۔ اگر عام لوگ تحدیثِ نعمت یا ترغیب کی نیت سے اپنے عمل کو ظاہر کرنے جائیں گے تو مخلوق کا فائدہ ہونا تو دُرکنار کہیں خود نُمائی اور تکبر وغیرہ کا شکار ہو کر اپنی نیکیوں پر ہی پانی نہ پھیر دیں۔

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

نیکیوں اور خوبیوں کے اِظہار کی چند مثالیں

عرض: عام طور پر اپنی نیکیوں اور خوبیوں کا اِظہار کس طرح کیا جاتا ہے؟

اِرشاد: آج کل ہمارے مُعاشرے میں خود سِتائی، تکبر اور رِیاکاری وغیرہ کے باطنی اَمراض عام ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اکثر لوگوں کو اپنی تعریف اور خوبیاں بیان کرنے کا شوق ہوتا ہے، جب تک اپنے نام کے ساتھ کوئی شناخت ظاہر نہ کریں تو اس وقت تک انہیں چین نہیں آتا۔ لوگ بِلاوجہ اپنے فضائل بیان کرتے نہیں تھکتے، مثلاً اگر کوئی حج کی سعادت سے مشرّف ہو چکا ہے تو حج کرتے ہی بڑے فخر سے اپنے نام کے ساتھ حاجی کا ٹائٹل لگا دیتا ہے۔ بَبانگِ دُہل اپنے حج و عمرہ کی تعداد بیان کی جاتی ہے کہ "میں ہر سال حج کی سعادت پاتا ہوں، اب تک اتنے حج و عمرہ کی سعادت مل چکی ہے وغیرہ" سفرِ حج اور سفرِ مدینہ کے واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔ ان سب باتوں میں

www.dawateislami.net

در پردہ اپنی فضیلت اور تعریف ہو رہی ہوتی ہے کہ یہ جناب اِس اِس سعادت سے مُشرّف ہو چکے ہیں۔ رہی بات بُزرگوں کے حج کی تعداد کی وہ یا تواُن کے خُدّام کی بیان کردہ ہو گی یا تحدیثِ نعمت کے لیے بزبانِ خود اِرشاد فرمایا ہو گا کیونکہ سراپا اِخلاص بندوں کا مقصد ہرگز نیک نامی یا بزرگی کا سِکّہ جمانا نہیں ہوتا۔ بَہر حال اگر کوئی اپنے حج و عمرہ کی تعداد بیان کرے یا اپنے کسی نیک عمل کا اِظہار کرے تو ہمیں اسے رِیاکار کہنے سے بچتے ہوئے حسنِ ظن سے کام لینا چاہیے کہ دلوں کا حال ربِّ ذُوالجلال خوب جانتا ہے۔

اِسی طرح اگر کوئی طالبِ علم حفظِ قرآن یا عالم کورس کی سعادت حاصل کر لیتا ہے تو اپنے نام کے ساتھ حافِظ و قاری اور علّامہ لکھنا اور بولنا شروع کر دیتا ہے اور حد تو یہ ہے کہ بعض دَرجۂ حفظ یا قِراءت یا عالم کورس میں داخلہ لیتے ہی اپنے آپ کو حافِظ، قاری اور علّامہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی نام پوچھے گا تو جھٹ مُنہ سے ”حافِظ فُلاں“، ”قاری فُلاں“ نِکل جاتا ہے۔

یونہی دُنیوی عہدے اور منصب والے افراد مثلاً پروفیسر، ڈاکٹر، کیپٹن، ایم پی اے اور ایم این اے وغیرہ بھی اپنے عہدے اور منصب کو اپنے نام کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ اگر اس عہدے یا ذِمّہ داری سے سبکدوش بھی ہو جائیں

www.dawateislami.net

مگر یہ اَلقابات، خطابات، عہدے ناموں کے ساتھ چپکے رہتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد قبر کی تختی پر بھی نمایاں حروف سے لکھ دیئے جاتے ہیں۔ شاید انہی چیزوں کو عزت و وقار کا مِعیار سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ چیزیں خود نُمائی اور تکبر کی طرف لے جاتی ہیں۔ کاش! ہر مسلمان کی نُمُود و ستائش کی خواہش سے جان چھوٹ جائے، اخلاص کی دولت نصیب ہو اور اپنے اَعمال وافعال پر داد و تحسین کے طالب ہونے کے بجائے ایسے بے نشان ہو جائیں کہ بے نشانی و گمنامی ہی ان کا نام ہو جائے۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا (حدائقِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو چاہیے کہ اس کے اندر جو بھی خوبی ہو یا اسے کوئی بھی نیک عمل بجا لانے کی سعادت ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے کہ اس نے یہ خوبی اور نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ پھر عمل کر لینے کے بعد خوف کی کیفیت طاری ہو کہ نہ جانے اس کا یہ عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول بھی ہے یا نہیں؟ جب عمل کی قبولیت کا علم ہی نہیں تو اس عمل کے بارے میں لوگوں کو بتانے اور دِکھانے کا کیا فائدہ؟ ہاں! اگر وہ نیک عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے تو اس کی جزا دینے والا پَروردگار عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

اسے جانتا ہے لہٰذا اپنے مُنہ سے اپنی خوبیوں اور نیکیوں کا اظہار کر کے اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتایا جائے کہ قرآنِ کریم میں اس کی مُمانعت بیان فرمائی گئی ہے چُنانچہ پارہ 27 سورۃُ النجم کی آیت نمبر 32 میں اِرشاد ہوتا ہے:

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں۔

اِس آیتِ مُبارکہ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیک اَعمال کرتے تھے اور کہتے تھے: ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے حج۔ یہ (نیکیوں کے اِظہار کی ممانعت) اس وقت ہے جبکہ بطورِ فخر و رِیا ہو۔ اگر نعمتِ الٰہی کے اِعتراف کے لیے ہو تو یہ جائز ہے کیونکہ طاعت پر مسرّت عبادت اور اس کا ذِکر کرنا شکر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہے لہٰذا لوگوں کے جاننے اور تعریف کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جاننا اور جزا دینا ہی کافی جانو۔[1]

مدینہ

1 ...... تفسیرِ نسفی، پ ۲۷، النجم، تحت الآیۃ: ۳۲، ص ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲

www.dawateislami.net

مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا

یااللہ میری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش)

اپنی تعریف سُن کر کیا کرنا چاہیے؟

عرض: اگر کوئی شخص ہماری یا ہمارے کسی عمل کی تعریف کرے تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اِرشاد: لوگوں کے مُنہ سے اپنی تعریف اور فضائل سن کر اپنے نفس کو قابو میں رکھنا انتہائی مشکِل ہوتا ہے اس لیے اپنی تعریف سننے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کوئی شخص کسی کے مُنہ پر اس کی یا اس کے کسی عمل کی تعریف کرے تو اسے چاہیے کہ خوشی سے پھولنے کے بجائے اِستِغفار کرے اور خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرانے کی کوشش کرے کہ آج لوگ میری اور میرے جن اعمال کی تعریف کر رہے ہیں، نہ جانے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول بھی ہیں یا نہیں؟ جن اَعمال کی وجہ سے آج میری بزرگی وپرہیزگاری کے ڈَنکے بج رہے ہیں، کل بروزِ قیامت یہ اعمال کہیں میری رُسوائی کا سبب نہ بن جائیں۔

آج بنتا ہوں معزّز جو کھلے حشر میں عیب

آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب! (وسائلِ بخشش)

www.dawateislami.net

جھوٹی تعریف سُننے والوں کے لیے وَعیدِ شدید

اگر تعریف کرنے والا ایسے وصف کے ساتھ آپ کی تعریف کرے جو آپ میں موجود نہیں تو فوراً اسے منع کر دیجیے کہ میں ایسا نہیں ہوں۔ اگر آپ اپنی جھوٹی تعریف سن کر خاموش رہے، مُسکراتے رہے یا سچی تعریف پر بھی اندر ہی اندر سے لطف اندوز ہوتے، پھولتے اور اپنا کمال تصوّر کرتے رہے تو خود سِتائی کی عادت سے دُنیا و آخرت داؤ پر لگ سکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حُبِّ ثناء (اپنی تعریف کی خواہش) غالباً (یعنی اکثر صورتوں میں) خصلتِ مذمومہ (قابلِ مذمت عادت) ہے اور کم از کم کوئی خصلتِ محمودہ (قابلِ تعریف عادت) نہیں اور اس کے عَواقب (نتائج) خطرناک ہیں۔ حدیث میں ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الثَّنَاءِ مِنَ النَّاسِ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ (یعنی) ستائش پسندی آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔[1] اور اگر اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ ان فضائل سے اس کی ثناء کریں جو اس میں نہیں جب تو صریح حرامِ قطعی ہے۔ قَالَ اللہُ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا:)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ ترجمۂ کنزالایمان: ہر گز نہ سمجھنا انہیں

مدینہ

1 ...... فِردوسُ الاخبار، بابُ الحاء، ۱/۳۴۷، حدیث: ۲۵۴۸

www.dawateislami.net

اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (پ ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۸۸)

جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ہاں! اگر تعریف واقعی ہو تو اگرچہ تاویل معروف و مشہور کے ساتھ جیسے شَمْسُ الْاَئِمَّه وفَخْرُ الْعُلَمَاء وتَاجُ الْعَارِفِیْن وَاَمْثَالُ ذٰلِكَ (اماموں کے آفتاب، اہلِ علم کے لیے فخر اور عارفوں کے تاج اور اسی قسم اور نوع کے دوسرے توصیفی کلمات) کہ مقصود اپنے عصر یا مصر کے لوگ ہوتے ہیں اور اس پر اس لیے خوش نہ ہو کہ میری تعریف ہو رہی ہے بلکہ اس لیے کہ اِن لوگوں کی (تعریف) ان (عوام الناس) کو نفع دینی پہنچائے گی، سَمْعِ قبول سے سنیں گے جو ان کو نصیحت کی جائے گی تو یہ حقیقۃً حُبِّ مدح (یعنی اپنی تعریف کو پسند کرنا) نہیں بلکہ حُبِّ نُصْحِ مسلمین (مسلمانوں کی خیر خواہی سے محبت) ہے اور وہ محض (خالص) ایمان ہے۔[1]

مخلص ہونے کی علامت

اپنی تعریف اور مَذَمَّت سننے کے مُعاملے میں انسان کو شِیر خوار بچے کی

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۹۶-۵۹۷

www.dawateislami.net

طرح بے پرواہ ہو جانا چاہیے کہ یہ مخلص ہونے کی علامت ہے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سُوال ہوا کہ انسان کب مُخلص ہوتا ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جب شِیر خوار بچے کی طرح اُس کی عادت ہو کہ اس کی کوئی تعریف کرے تو اُسے اچھی نہیں لگتی اور مَذمَّت کرے تو اُسے بُری معلوم نہیں ہوتی۔[1] یعنی جس طرح شِیر خوار بچہ اپنی تعریف و مَذمَّت سے بے پرواہ ہوتا ہے اِسی طرح جب انسان اپنی تعریف و مَذمَّت کی پرواہ نہ کرے تو اسے مُخلص کہا جاسکتا ہے۔

دوسروں کی نیکیاں دیکھ کر کیا کرنا چاہیے؟

عرض: جس کے سامنے کسی کی نیکی ظاہر ہو اسے کیا کرنا چاہیے؟

اِرشاد: اگر کسی کو نیکی کرتا دیکھیں یا کسی کی نیک نامی ظاہر ہو تو اس کے لیے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنی چاہیے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے اس نیک عمل پر اِستقامت عطا فرما اور مجھے بھی اس عملِ خیر کی سعادت نصیب فرما۔ بہر حال کسی مسلمان کا نیک عمل ظاہر ہو یا نہ ہو بہر صورت اس کے بارے میں حسنِ ظن سے کام لیجیے اور بدگمانی کو قریب بھی نہ آنے دیجیے مثلاً یوں نہ کہیے کہ "یہ تو انتہائی گناہ گار ہے، نیکی کے قریب سے بھی نہیں گزرا، یہ محض

مدینہ

1 ...... تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین، ص ۲۴ ملخصاً

www.dawateislami.net

دِکھاوے کے لیے عمل کر رہا ہے وغیرہ" کہ بسا اوقات بدگمانی کی ہاتھوں ہاتھ دُنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب کسی کو روتا دیکھو تو تم بھی اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ، بدگمانی مت کرو کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے ایک رونے والے مسلمان کے بارے میں بدگمانی کر لی تھی تو اِس کی سزا میں سال بھر رونے سے محروم رہا۔[1]

اعمالِ بد کو بھی چھپائیے

عرض: کیا نیکیوں کی طرح گناہوں کو بھی چھپانے کا حکم ہے؟

اِرشاد: جی ہاں! نیکیوں کو چھپانے کی تو عمومی ترغیب ہے لیکن گناہوں کو چھپانے کا بطورِ خاص حکم ہے۔ نیکیوں کو تو اس لیے چھپایا جاتا ہے تاکہ وہ تکبر و ریاکاری وغیرہ کے سبب ضائع نہ ہو جائیں جبکہ گناہوں کو اس لیے چھپایا جاتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا مُوجب (سبب) ہوتے ہیں اور انہیں ظاہر کرنا جرأت اور دِیدہ دلیری ہے لہٰذا ان کا اِظہار ہرگز نہ کیا جائے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: اِظْھَارُ الْمَعْصِیَةِ مَعْصِیَةٌ یعنی گناہ کا اِظہار بھی گناہ ہے۔[2]

---

1 ...... تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین، ص ۱۲۲

2 ...... رَدُّالْمُحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب اذا أسلم المرتد، ۲/۶۵۰

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے ہر اُمَّتی کو معاف کر دیا جائے گا سِوائے ان لوگوں کے جو گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور گناہ ظاہر کرنے کی یہ صورت ہے کہ کوئی مرد رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے، پھر جب صبح ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا پردہ رکھ لیا ہو، پھر وہ کہے (کسی کو بتائے) کہ اے فُلاں! میں نے گزشتہ رات اِس اِس طرح کیا ہے حالانکہ اس نے اس حال میں رات گزاری تھی کہ اس کے رب عَزَّوَجَلَّ نے اس کا پردہ رکھا ہوا تھا اور صبح کو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رکھے ہوئے پردے کو کھول دے۔[1] اِس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری، حضرت علّامہ مفتی شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: گناہ کا اِرتکاب بہر حال گناہ ہے، مگر اس کا اِعلان کرنا بھی گناہ ہے بلکہ اِرتکابِ گناہ سے بڑا گناہ ہے یہ گناہ کی اِشاعت بھی ہے اور نڈر ہونا بھی ہے۔[2]

اگر کسی شخص کی نماز قضا ہو جائے تو وہ لوگوں کے سامنے اس کا اِظہار نہ کرے کیونکہ نماز قضا کر دینا ایک گناہ ہے اور لوگوں کے سامنے اس کا

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الادب، باب ستر المؤمن علی نفسہ، ۱۱۸/۴، حدیث: ۶۰۶۹

2 ...... نزھۃ القاری، ۵/ ۵۷۸

www.dawateislami.net

اِظہار کرنا دوسرا گناہ ہے اسی لیے حکم ہے کہ وہ قضا نماز گھر میں چھپ کر ادا کرے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: اگر کسی امرِ عام کی وجہ سے جماعت بھر کی نماز قضا ہو گئی تو جماعت سے پڑھیں، یہی افضل و مَسنُون ہے اور مسجد میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور جہری نمازوں میں امام پر جہر واجب ہے اگرچہ قضا ہو اور اگر بوجہِ خاص بعض اَشخاص کی نماز جاتی رہی تو گھر میں تنہا پڑھیں کہ معصیت کا اِظہار بھی معصیت ہے، قضا حتَّی الْاِمکان جلد ہو، تعیینِ وقت کچھ نہیں، ایک وقت میں سب وقتوں کی پڑھ سکتا ہے۔[1] اَلبتہ بعض صورتوں میں گناہوں کے اِظہار کی بھی اجازت ہے مثلاً کوئی شخص بے نمازی اور طرح طرح کے گناہوں کا عادی تھا اب اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اس نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لی اور شریعت و سنت کا پابند بن گیا تو ایسے شخص کا لوگوں کے سامنے اپنے ان سابقہ گناہوں کا اس نیت سے تذکرہ کرنا کہ انہیں بھی نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی ترغیب ملے تو یہ جائز ہے جیسا کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی مدنی

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۶۲

www.dawateislami.net

بہاریں وقتاً فوقتاً سننے کو ملتی ہیں جنہیں سن کر لوگوں کو نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ ملتا ہے، اَلبتہ یہاں بھی گناہ بیان کرنے میں بہت باریکیاں ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔[1]

خُفیہ گناہ کی توبہ بھی خُفیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بتقاضائے بشریت کسی انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے گناہ کو پوشیدہ رکھے اور لوگوں پر اس کا اِظہار نہ کرے۔ اگر گناہ چھپ کر کیا ہے تو اس کی توبہ بھی چھپ کر کرے تاکہ لوگ اس پر مطلع نہ ہوں اور اگر گناہ عَلانیہ کیا ہے تو اس کی توبہ بھی عَلانیہ کرے تاکہ جن لوگوں کے سامنے یہ گناہ ہوا ہے ان کے سامنے ہی اس کا اِزالہ ہو جائے اور ان کے ذہن بھی گناہ کرنے والے کے حوالے سے صاف ہو جائیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے وصیت کیجیے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جہاں تک ممکن ہو اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف لازم کر لو، ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ...... مدنی بہار لکھوانے یا سنانے سے دوسروں کی اِصلاح مقصود ہوتی ہے تو اس نیت سے اپنے ان سابقہ گناہوں کا اِظہار کر سکتے ہیں جن سے توبہ کی ہے، مگر ایسے گناہوں (مثلاً بدکاری وغیرہ) کا تذکرہ نہ کیا جائے جن سے لوگ گھن کھاتے ہوں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کا ذکر کرتے رہو اور جب کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو ہر بُرے کام کے لیے نئی توبہ کرو، اگر گناہ خُفیہ کیا ہو تو توبہ بھی خُفیہ کرو اور اگر گناہ عَلانیہ ہے تو توبہ بھی عَلانیہ کرو۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں گناہوں سے بچنے اور بتقاضائے بشریت سرزد ہو جانے کی صورت میں انہیں چھپانے اور فی الفور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

کسی کے گناہ پر مطلع ہوں تو کیا کریں؟

عرض: کسی کی بدی پر مُطلع ہو جائیں تو کیا کرنا چاہیے؟

اِرشاد: اگر کسی کو گناہ میں مبتلا دیکھیں یا اس کی کسی بُرائی پر مطلع ہو جائیں تو "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے" کے اہم فریضے کو ادا کرتے ہوئے اپنی اِستطاعت کے مطابق اسے روکنے کی کوشش کیجیے۔ اگر ہاتھ یا زبان سے روکنے کی اِستطاعت نہ ہو تو کم از کم دل میں اس فعل کو ضَرور بُرا جانیے کہ ہادیٔ راہِ نجات، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ

مـــــدینہ

[1] ...... مُعجمِ کبیر، بقیۃ المیم من اسمہ معاذ، عطاء بن یسار عن معاذ بن جبل، ۲۰ / ۱۵۹، حدیث: ۳۳۱

www.dawateislami.net

اُس بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطاعت (یعنی قوت) نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی اِستِطاعت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور دَرجہ ہے۔[1]

فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب عالمگیری میں ہے: اَمر بالمعروف کی کئی صورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے تو اَمر بالمعروف (نیکی کا حکم کرنا) واجب ہے اس کو باز رہنا جائز نہیں۔ (2) اگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (امر بالمعروف کا) ترک کرنا افضل ہے۔ (3) اگر یہ معلوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صبر نہ کر سکے گا یا اس کی وجہ سے فتنہ و فساد پیدا ہو گا آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی تو جب بھی (امر بالمعروف) چھوڑنا افضل ہے۔ (4) اگر معلوم ہو کہ وہ اسے ماریں گے تو صبر کر لے گا اور کسی کے آگے شکایت نہیں کرے گا تو ان لوگوں کو برے کام سے منع کرے اور یہ شخص مجاہد ہے۔ (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے تو

مدینہ

1 ...... مُسلِم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر... الخ، ص ۴۴، حدیث: ۴۹

اسے اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ امر کرے۔(٦) اگر اندیشہ ہے کہ ان لوگوں کو امر بالمعروف کریگا تو قتل کر ڈالیں گے اور یہ جانتے ہوئے اس نے کیا اور ان لوگوں نے مار ہی ڈالا تو یہ شہید ہوا۔[1]

اگر کوئی سمجھانے کے باوجود نہیں مانتا تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیجیے، اس کی پوشیدہ بُرائی کا چرچا نہ کیجیے کہ بُری بات کا چرچا کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا چُنانچہ پارہ 6 سورۃُ النساء کی آیت نمبر 148 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے:

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے: عُلَما فرماتے ہیں: لوگوں کے پوشیدہ اَحوال کا ظاہر کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے اس شخص کی غیبت میں اور خود اس شخص کے تہمت میں مبتلا ہونے کا سبب ہے لیکن مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ ظالم کے ظلم کو بیان کرے پس وہ چور یا غاصِب کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرا مال چُرایا یا غصب کیا وغیرہ۔[2]

البتہ بعض عیوب ایسے ہوتے ہیں جن کا بیان کرنا جائز ہوتا ہے جیسا کہ

---

1 ...... فتاوی هندية، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر... الخ، ۵/۳۵۲-۳۵۳

2 ...... تفسیرِ خازن، پ٦، النسآء، تحت الآیة: ۱۴۸، ۱/۴۴۴

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد سِوُم صَفْحَہ 178 پر ہے: حدیث کے راویوں اور مقدّمے (CASE) کے گواہوں اور مصنفین پر جرح کرنا اور ان کے عُیُوب بیان کرنا جائز ہے اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیثِ صحیح اور غیرِ صحیح میں امتیاز نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح مصنفین کے حالات نہ بیان کیے جائیں تو کُتبِ مُعتَمدہ و غیرِ مُعتَمدہ (یعنی قابلِ اعتماد و نا قابلِ اعتماد کتابوں) میں فرق نہ رہے گا۔ گواہوں پر جرح نہ کی جائے تو حُقُوقِ مسلمین کی نگہداشت (دیکھ بھال) نہ ہو سکے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کی عیب پوشی کرتے ہوئے اپنے عیبوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتَوجِّہ ہو کر انہیں دُور کرنے میں لگ جانا چاہیے کہ یہ بہُت بڑی سعادت مندی ہے۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اس کے عیوب نے لوگوں کی عیب جوئی سے پھیر دیا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان ہے: جب

---

1 ...... فِرْدوسُ الْاَخبار، باب الطاء، ۲/۴۶، حدیث: ۳۷۴۲

www.dawateislami.net

تو کسی کے عُیُوب بیان کرنے کا اِرادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔[1]

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر

پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

◈◈◈◈◈

ماخذ و مراجع

قرآنِ پاک	❃ ❃ ❃	❃ ❃ ❃	❃ ❃ ❃
نام کتاب	**مطبوعہ**	**نام کتاب**	**مطبوعہ**
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ	سنن الترمذی	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ	سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
تفسیرِ قرطبی	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ	سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر غرائب القرآن	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ	سنن النسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
تفسیرِ خازن	المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ	مسندِ امام احمد	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
روح البیان	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ	جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
تفسیرِ نسفی	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ	المستدرک	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ	المعجم الکبیر	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ

---

1 ...... موسوعۃ ابنِ اَبِی الدُّنیا، کتاب العقوبات، باب الغیبۃ وذمھا، ۴ / ۳۵۷، رقم: ۵۶

www.dawateislami.net

فردوس الاخبار	دار الفکر بیروت	ردالمحتار	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الترغیب والترھیب	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیالاہور
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ	احیاء علوم الدین	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت
المصنف لعبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ	الزواجر عن اقتراف الکبائر	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مشکوٰۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ	قوت القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
النھایۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۱۱ء	الحدیقۃ الندیۃ	پشاور
مرقاۃ المفاتیح	دار الکتب العلمیہ بیروت	سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
الجامع لاخلاق الراوی	مکتبہ دار ابن جوزی ۱۴۳۳ھ	بستان المحدثین	باب المدینہ کراچی
فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
نزھۃ القاری	فرید بک اسٹال مرکز الاولیالاہور	تنبیہ الغافلین	پشاور ۱۴۲۰ھ
القول البدیع	مؤسسۃ الریّان بیروت ۱۴۲۲ھ	فضائلِ دعا	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	موسوعہ ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت
تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ	روض الریاحین	دار الکتب العلمیہ بیروت
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ	تنبیہ المغترین	دار البشائر
الفتاوی الھندیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ	✲ ✲ ✲	✲ ✲ ✲

❈ … ❈ … ❈ … ❈ … ❈

www.dawateislami.net

Tip1:Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	"نیکی کر دریا میں ڈال" کا مطلب	18
نیک اَعمال میں رضائے الٰہی کی نیت	5	نیکیاں چھپانے کا مقصد	20
نیکیاں چھپانے کے بارے میں آیاتِ کریمہ	8	عَلانیہ عبادت افضل ہے یا پوشیدہ؟	22
نیکیاں چھپانے کے بارے میں احادیثِ مُبارَکہ	11	پوشیدہ عمل ستّر گُنا افضل	24
سب سے زیادہ طاقتور چیز	12	پوشیدہ دُعا افضل ہے یا عَلانیہ؟	25
نیکیاں چھپانے کے حوالے سے اَسلاف کے واقعات	13	نیکیوں کو چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا کیسا؟	27
صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پوشیدہ عمل	14	اپنے نام کے ساتھ اَلقابات لگانا	29
جب تک زندہ رہے نیک عمل پوشیدہ رہا	15	اپنے "سیِّد" ہونے کا اِظہار کرنا کیسا؟	31
بند کمرے میں چھپ کر عبادت	17	امام مؤذن اور خطیب رِیاکاری سے کیسے بچیں؟	33

www.dawateislami.net

نفلی روزہ اور صدقہ و خیرات کا پوشیدہ رکھنا	36	اپنے علم، ہنر اور فن کو ظاہر کرنا کیسا؟	54
روزے اور صدقہ وخیرات پوشیدہ رکھنے کے واقعات	39	عالم کا اپنا علم ظاہر کرنے کی صورتیں	56
پوشیدہ صدقہ وخیرات کرنے کا جذبہ	40	ڈاکٹر، سرجن، انجینئر اور پروفیسر	57
میرا نام کسی پر ظاہر نہ فرمائیں	41	سادہ لباس پہننے کی فضیلت	59
نمازی اور حاجی نیکیاں کیسے چھپائیں؟	42	لباسِ شہرت باعثِ ذِلّت	60
اپنے مُنہ مِیاں مٹھو بننے سے کیا فائدہ!	44	لباسِ شُہرت سے مُراد	61
نمک کی خاطر حج کا سودا	45	کَلَف دار لباس کا استعمال	62
ایک جُملے میں دو حج ضائع	46	خوشبو لگانے میں اچھی نیت کی صورت	64
ریاکاری کے خوف سے نیک عمل ترک کرنا کیسا؟	46	خوشبو لگانے کی نیتیں	64
مصنفین وشُعراء کا نام و تخلص اِستعمال کرنا	49	مُردار سے بھی زیادہ بدبودار خوشبو	65
مصنف اور نعت خواں رِیاکاری سے کیسے بچیں؟	51	اسلامی بہنوں کے لیے خوشبو لگانے کا مسئلہ	66
اِصلاح کرنے کا بہترین طریقہ	52	قربانی کرنے میں ریاکاری سے کیسے بچیں؟	66

www.dawateislami.net

حُبِّ جاہ و منصب کی خاطر نیکیوں کا اِظہار	68	بزرگوں کے سامنے نیکیوں کا اِظہار	84
ایک حرف کا ثواب جاتا رہا	70	ترغیب یا تحدیثِ نعمت کے لیے نیکیوں کا اِظہار	85
بزرگانِ دین کی شہرت کی وجہ	73	نیکیوں اور خوبیوں کے اِظہار کی چند مثالیں	86
عہدہ یا منصب طلب کرنا کیسا؟	74	اپنی تعریف سُن کر کیا کرنا چاہیے؟	90
عمل ظاہر ہونے پر خوش ہونا	76	جھوٹی تعریف سُننے والوں کے لیے وَعیدِ شدید	91
شُہرت کے بعد میں زندہ رہنا نہیں چاہتا	79	مخلص ہونے کی علامت	92
راز فاش ہونے پر موت کی آرزو	80	دوسروں کی نیکیاں دیکھ کر کیا کرنا چاہیے؟	93
نیکیوں کے اِظہار کی جائز صورتیں	81	اعمالِ بد کو بھی چھپایئے	94
تحدیثِ نعمت کے طور پر علم و عمل کا اِظہار	82	خُفیہ گناہ کی توبہ بھی خُفیہ	97
دوسروں کو سکھانے کی نیت سے نیک عمل کا اِظہار	82	کسی کے گناہ پر مطلع ہوں تو کیا کریں؟	98
لوگوں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے عمل کا اِظہار	83	ماخذ و مراجع	102

❄ ... ❄ ... ❄ ... ❄ ... ❄

www.dawateislami.net

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

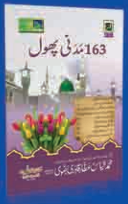

ISBN 978-969-631-753-1
0126216
مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net